امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کا ترجمان

نقیب

ہفتہ وار

پھلواری شریف پٹنہ

مدیر

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

معاون

مولانا رضوان احمد ندوی

جلد نمبر 60/70

مورخہ ۲۱ ربیع الثانی ۱۴۴۲ھ مطابق ۷ دسمبر ۲۰۲۰ء روز سوموار

شمارہ نمبر 48

اس شمارہ میں

■ اللہ کی باتیں، رسول اللہ کی باتیں
■ دینی مسائل
■ مولانا محمد مسعود شمیم؛ باتیں ان کی یادیں ان کی
■ یادگار زمانہ شخصیات کا احوال مطالعہ
■ مثالی معاشرے کے تشکیلی عناصر
■ اسلامی تہذیب وتمدن کی خصوصیات
■ کورونا کا بڑھتا ہوا دائرہ اور......
■ اخبار جہاں، طب وصحت، ہفتۂ رفتہ
■ ملی سرگرمیاں

ملک کے موجودہ حالات میں حکمت وتدبر کے ساتھ اقدام کی ضرورت

امارت شرعیہ کی مجلس عاملہ کی میٹنگ میں حضرت امیر شریعت مدظلہ کا پر مغز خطاب

رپورٹ : رضوان احمد ندوی

امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کی مجلس عاملہ کی سالانہ میٹنگ آن لائن زوم ایپ پر امیر شریعت مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب مدظلہ العالی کی صدارت میں مورخہ ۲۹ نومبر ۲۰۲۰ء روز اتوار کو دن میں پونے دس بجے سے منعقد ہوئی۔ جس میں حضرت امیر شریعت مدظلہ نے اپنے صدارتی خطاب میں فرمایا کہ ملک کے موجودہ حالات انتہائی ناگفتہ بہ ہوتے جارہے ہیں، اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آنے والے دنوں میں حالات اس سے زیادہ سخت ہوں گے، ان حالات کے تدارک کے لیے حکمت وتدبر کے ساتھ حکمت عملی اختیار کی جائے، تاکہ اس ملک میں اقلیتی اور پسماندہ طبقات اپنی ملی و تہذیبی شناخت کے ساتھ زندگی گزار سکیں، حضرت امیر شریعت نے فرمایا کہ نئی قومی تعلیمی پالیسی اور سی اے اے، این آر سی اور این پی آر کے نشانے پر صرف یہی اقلیتی طبقات ہیں، اس کے لیے داخلی وخارجی دونوں طرح کے طریقے کار کو اختیار کرنے کی ضرورت ہے، اس کے لیے ملی تنظیموں اور امن پسند سیکولر جماعتوں کو بھی شریک کار کیا جائے، قائم مقام ناظم مولانا محمد شبلی القاسمی صاحب نے دفتر نظامت کی تفصیلی رپورٹ میں شعبہ جات امارت شرعیہ کی کارکردگی رپورٹ کا خلاصہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ حضرت امیر شریعت مدظلہ کی قیادت، سرپرستی اور نگرانی میں ہر شعبہ ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہے، اللہ تعالیٰ حضرت کے مبارک سایے کو تادیر ملت کے سر پر قائم رکھے اور انہیں صحت وعافیت کے ساتھ درازی عمر عطا فرمائے۔

مجلس عاملہ کی اس میٹنگ میں گذشتہ عاملہ کی تجاویز کے سلسلہ میں ہونے والی عملی پیش رفت پر سبھی ارکان ومدعوین نے اطمینان اور خوشی ومسرت کا اظہار کیا، جملہ شعبہ جات کی رپورٹ پہلے ہی اراکین کو فراہم کردی گئی تھی، جس کی شرکاء نے تعریف وتحسین کی اور اللہ کا شکر ادا کیا کہ ملت کا یہ کارواں صحیح سمت میں رواں دواں ہے، اس موقع پر جن ممتاز شخصیات نے داغ مفارقت دے دی ان کے لیے اجتماعی طور پر دعائے مغفرت کی گئی مجلس عاملہ کی اس میٹنگ میں بنیادی دینی تعلیم کو عام کرنے، قومی تعلیمی پالیسی کے مضر اثرات اور اس کے تدارک پر غور کیا گیا، نیز سی اے اے، این آر سی اور این پی آر کے ممکنہ خطرات سے بچنے کی صورت اور آئندہ کے لائحہ عمل پر بھی گفتگو ہوئی۔

اجلاس کا آغاز مولانا سہیل احمد ندوی نائب ناظم امارت شرعیہ کی تلاوت کلام پاک سے ہوا، تجاویز کی خواندگی نائب ناظم امارت شرعیہ مولانا مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی نے کی، مولانا مفتی محمد سہراب ندوی صاحب نے گذشتہ عاملہ کی کارروائی پر عملی پیش رفت کی رپورٹ پیش کی، دار القضاء کی رپورٹ مولانا مفتی وصی احمد قاسمی نائب قاضی امارت شرعیہ نے پیش کی، نظامت کے فرائض قائم مقام ناظم مولانا محمد شبلی القاسمی صاحب نے انجام دیے آخر میں حضرت امیر شریعت مدظلہ کی دعا پر مجلس کا اختتام ہوا۔

اس میٹنگ میں حضرت امیر شریعت مدظلہ اور مولانا محمد شبلی القاسمی قائم مقام ناظم امارت شرعیہ اور مذکورہ بالا ذمہ داروں کے علاوہ مولانا مفتی نذر توحید مظاہری، جناب مولانا ابو طالب رحمانی، مولانا محمد شمشاد رحمانی استاذ دار العلوم وقف دیوبند، جناب ڈاکٹر یٰسین قاسمی، جناب شہنواز احمد خان صاحب، جناب راغب احسن صاحب ایڈووکیٹ، جناب ایڈووکیٹ جاوید اقبال صاحب، جناب ایڈووکیٹ ذاکر بلیغ صاحب، جناب عرفان الحق صاحب راور کیلا، جناب مولانا مطیع الرحمٰن سلفی مدنی، جناب محمد مظاہر صاحب، جناب مولانا بدر احمد مجیبی صاحب، جناب عطاء الرحمٰن صدیقی صاحب، جناب منظور عالم صاحب اٹکی، جناب انجینئر ابو رضوان صاحب، جناب مولانا اظہار الحق صاحب کنہواں سمشی، جناب مولانا الحاج محمد عارف رحمانی صاحب، جناب ظفر عبد الرؤف رحمانی صاحب، جناب حاجی نیک محمد صاحب مکھیا، جناب مولانا مفتی سہیل احمد قاسمی صدر مفتی امارت شرعیہ، جناب سمیع الحق صاحب انچارج بیت المال، جناب مولانا مفتی سعید الرحمٰن قاسمی مفتی امارت شرعیہ، جناب مولانا محمد انور قاسمی صاحب قاضی شریعت رانچی، جناب مولانا سعود عالم قاسمی قاضی شریعت جمشید پور، جناب مولانا زبیر احمد قاسمی قاضی شریعت آسنسول، جناب مولانا محمد ابو الکلام شمسی امارت پبلک اسکول رانچی وگریڈیہہ شریک ہوئے اور زیر بحث ایجنڈے پر قیمتی رائیں دیں، میٹنگ میں اتفاق رائے سے درج ذیل تجاویز بھی منظور کی گئیں۔

۱۔ سی اے اے، این آر سی و این پی آر: سی اے اے، این آر سی اور این پی آر کے خلاف لاک ڈاؤن کی وجہ سے احتجاجی مظاہرے بند ہوگئے، حکومت کی توجہ بھی کورونا پر مرکوز ہوگئی، لیکن پھر یہ جن بوتل سے باہر آچکا ہے اور حال ہی میں وزیر داخلہ امت شاہ اور بی جے پی کے کئی قد آور لیڈروں نے ایک بار پھر سی اے اے اور این آر سی کا راگ چھیڑ دیا ہے، اس لیے نئے سرے سے متحد ہوکر اس لڑائی کو لڑنے کی ضرورت ہے، اس کے لیے ضروری ہے کہ کوئی مضبوط لائحہ عمل بنایا جائے تاکہ اس فتنہ کا مستقل سد باب ہوسکے، اس کام کے لیے درج ذیل اقدام کیے جائیں۔ (الف) شہریت سے متعلق تمام کاغذات کی درستگی کا کام جاری رکھا جائے۔ (ب) لاک ڈاؤن کے بعد حالات کا جائزہ لے کر حضرت امیر شریعت مدظلہ العالی کی رہنمائی کے مطابق آگے بھی تحریک جاری رکھی جائے۔ (ج) عام لوگوں سے اپیل کی جائے کہ وقت پڑنے پر مضبوط تحریک کے لیے تیار رہیں۔ (ج) سی اے اے، این آر سی اور این پی آر کے مضر اثرات کے بارے میں اقلیتوں، دلتوں، پسماندہ طبقات اور سیاسی سیکولر پارٹیوں کے رہنماؤں کے ذریعہ اس سلسلہ میں بیداری کی تحریک مسلسل جاری رکھی جائے۔ جن سیاسی سیکولر پارٹیوں نے سی اے اے این آر سی واین پی آر کی تحریک میں عملی شرکت کی اور اس آواز کو اٹھایا ان کا شکریہ بھی ادا کیا جائے۔

۲۔ نظام مکاتب: تیزی سے بدلتے ہوئے ملکی حالات میں نئی نسل کو دین پر باقی رکھنے کے لیے مکاتب کے نظام کو فروغ دینا اور اس کو منظّم ومؤثر بنانا وقت کی اہم ضرورت ہے، اس کے لیے درج ذیل طریقے اپنائے جائیں۔ (الف) دینی مکاتب کے قیام کے سلسلہ میں عوام میں بیداری پیدا کی جائے، اس کے لیے دیگر ذرائع ابلاغ کے ساتھ نقیب، نائب نقیب، ضلع وبلاک کی تنظیم کے ذمہ داران، ارکان شوریٰ وعاملہ، ارباب حل وعقد امارت شرعیہ، قضاۃ کرام، علماء کرام اور ائمہ مساجد سے مدد لی جائے۔ (ب) علاقہ کے بڑے مدارس اپنے وسائل کے اعتبار سے اپنے زیر اثر علاقوں میں دینی مکاتب کے نظام کو زیادہ سے زیادہ وسعت دینے کی طرف خصوصی توجہ دیں اور ممکنہ حد تک اس نظام کو مؤثر ومفید بنانے کے لیے عملی اقدام کریں۔ (ج) مکاتب کے نظام کو فروغ دینے میں وسائل کے اعتبار سے امارت شرعیہ کا تیار کردہ خودکفیل نظام تعلیم کو آبادیوں میں رائج کیا جائے تو مکاتب کے معلمین کی تنخواہ وغیرہ کے سلسلہ میں سہولت پیدا ہوگی اور اس کام کو آگے بڑھانے میں قلت وسائل کا شکوہ نہیں ہوگا۔

۳۔ قومی تعلیمی پالیسی: حکومت ہند نے اس سال ۲۹ جولائی کو نئی قومی تعلیمی پالیسی ۲۰۲۰ء کو کابینہ سے منظور کرایا ہے، اس نئی قومی تعلیمی پالیسی کی تیاری حکومت کئی سالوں سے کر رہی تھی، اس پالیسی کی تشویش ناک بات یہ ہے کہ اس میں اردو کی تعلیم، مدارس کے نظام تعلیم یا اقلیتوں کی تعلیم سے متعلق کوئی واضح رہنمائی یا گائڈ لائن موجود نہیں ہے، ساتھ ہی نصاب کی تبدیلی اور بھارتی تہذیب وثقافت اور قدیم سناتنی روایات کو نصاب میں لازمی طور پر شامل کرنے کی بات بار بار کہی گئی ہے، جس سے یہ خدشہ پیدا ہوتا ہے کہ حکومت کی کوشش ہے کہ وہ ایک خاص مذہب کے اعمال وعقائد کو زبردستی پورے ملک پر تھوپنا چاہتی ہے، اس کے تدارک کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات کیے جانے چاہئیں۔ (الف) نئی قومی تعلیمی پالیسی کے مضر اثرات سے عوام وخواص کو واقف کرایا جائے۔ (ب) ریاستی اور مرکزی حکومت کے متعلقہ وزراء سے ملاقات کر کے نئی قومی تعلیمی پالیسی میں اردو اور عربی زبان، مدارس کی تعلیم اور ان مسلم اہم شخصیات کو شامل کرنے کا مطالبہ کیا جائے جنہوں نے اس ملک کی تعمیر وترقی میں اہم رول ادا کیا ہے۔ (ج) ملک میں آباد دیگر مذہبی اقلیت کے رہنماؤں اور ملی تنظیموں کے ذمہ داروں کا ایک اعلیٰ سطحی وفد ریاستی ومرکزی وزیر تعلیم سے مل کر نئی تعلیمی پالیسی میں ایسے اضافہ کی تجویز رکھے، جس سے دستور میں دی گئی اقلیتوں کی تعلیمی آزادی کی حفاظت ہوسکے۔

٤۔ قیام دار القضاء: امارت شرعیہ کے شعبہ جات میں دار القضاء ایک اہم شعبہ ہے، حضرت امیر شریعت مدظلہ العالی کی اس شعبہ پر خاص توجہ ہے، اسی وجہ سے قلیل عرصے میں کئی مقامات پر نئے دار القضاء قائم ہوئے، کئی اور مقامات پر دار القضاء کے قیام کی ضرورت ہے، اس سلسلہ میں یہ تجویز منظور ہوئی کہ جیسے ہی ملکی حالات معمول پر آجائیں، حضرت امیر شریعت کی اجازت سے ترجیحی بنیاد پر نئے دار القضاء کے قیام کی کارروائی مکمل کرلی جائے۔

۵۔ استحکام بیت المال: امارت شرعیہ کے کاموں کی وسعت اور اس کے ذریعہ چلائے جارہے سارے نظام کے استحکام وبقاء کے لیے بیت المال کے مالیاتی نظام کو مضبوط رکھنا انتہائی ضروری ہے، لاک ڈاؤن کی وجہ سے ملک میں جو معاشی کساد بازاری آئی ہے، اور جس کے مستقبل قریب میں ختم ہونے کی کوئی توقع بھی نہیں ہے، اس کا اثر بھی بیت المال پر یقیناً پڑے گا، ایسے حالات میں امارت شرعیہ کے ارکان عاملہ کی توجہ سے اس پریشانی پر قابو پایا جاسکتا ہے، اس طرف ارکان عاملہ خصوصی توجہ دیں۔

الله کی باتیں ، رسول الله کی باتیں

(از: مولانا رضوان احمد ندوی)

گناہوں پر شرمندگی اور ندامت کے آنسو بہائیں

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے توبہ کرو، سچی توبہ، کچھ عجب نہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کا کفارہ کردیں اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کریں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔

وضاحت: ۔گناہ ایک ایسی گندگی ہے کہ اگر ہم پر پردہ نہ پڑا ہوتا تو اس کی بدبو سے ہمارے دماغ پھٹ جاتے جس طرح کبھی راستہ چلتے ہوئے غلاظت کے ڈھیر سے تعفن پھیلتا ہے تو دل و دماغ دونوں مسموم ہوجاتے ہیں، اس وقت ہم رومال رکھ کر تیز گامی سے گذر جاتے ہیں لیکن وہ باطنی گندگیاں جو کبھی کبھی ہمارے اعضاء وجوارح سے رونما ہوتی ہیں، ان سے صفائی صرف اس صورت میں ممکن ہے جب کہ ہم اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لیں اور آئندہ گناہ سے بچنے کا پختہ ارادہ کرلیں، اس لئے کہ جب کوئی بندہ گناہوں میں مبتلا ہوتا ہے تو وہ رحمت خداوندی سے دور جا پڑتا ہے، پھر آہستہ آہستہ اس کے دل پر سیاہ دھبے پڑنے لگتے ہیں جس کا انجام بڑا برا ہوتا ہے، جس طرح میلے کچیلے کپڑے سے لوگ گھن محسوس کرتے ہیں، ایسے عادی مجرم سے لوگ گھن محسوس کرتے ہیں، لیکن جب کبھی اس کو احساس ہوتا ہے کہ ہم گناہ کرکے مجرم کی حیثیت اختیار کرچکے ہیں پھر وہ شرمندہ خاطر ہوکر اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنی رحمت ومغفرت کی چادر میں ڈھانپ لیتے ہیں، حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گناہوں سے توبہ کرنے والا اللہ کا محبوب بندہ ہے اور جس نے گناہ سے توبہ کرلی وہ ایسا ہوگیا کہ گویا اس نے گناہ کیا ہی نہ تھا، فرشتے اس کے کئے ہوئے جرم کو نامہ اعمال سے مٹادیتے ہیں؛ تاکہ اس کی رسوائی بھی نہ ہو، اللہ فرماتے ہیں کہ میرے بندہ نے گناہ کیا اس کے بعد وہ توبہ کے لئے میرے پاس آیا اور میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہوں کو معاف کرتا ہے سو میں نے اپنے بندے کا گناہ معاف کردیا، ایک حدیث میں یہ بھی فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے میرے بندو! اگر تم سارے کے سارے ایک میدان میں جمع ہوجاؤ اور تمہارے گناہ اتنے زیادہ ہوں کہ آسمان سے لے کر زمین تک اور زمین سے لے کر آسمان تک پورا خلا گناہوں سے بھر جائے اور تم میری بارگاہ میں توبہ کرو اور معافی کے طالب ہوجاؤ تو میں اتنی ہی مغفرت لے کر تمہارے استقبال کو آؤں گا جتنے تمہارے گناہ ہیں، ذرا غور کیجئے کہ رب کریم اپنے بندوں پر کس قدر شفیق ومہربان ہے کہ اس نے مغفرت کی چادر پھیلا دی ہے، ہم اس میں چھپ جائیں اور اپنے گناہوں پر ندامت وشرمندگی کے آنسو بہائیں، وہ مالک معاف کرنے کے لئے تیار ہے، ہاں توبہ کے بعد جس گناہ کا ارتکاب کیا ہے اس کو فوراً چھوڑ دیں اور تلافیٔ مافات کی فکر میں لگے رہیں کہ اگر کسی کے حقوق کو دبالیا ہے تو اس کو واپس کردیں، اگر کسی کے ساتھ زیادتی کی ہے تو اس سے معافی مانگ لیں اور آئندہ کے لئے گناہوں سے بچنے کا پختہ ارادہ کرلیں۔

تین بری خصلتیں

حضرت حارث بن وہبؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کیا میں تمہیں جہنمیوں کے بارے میں نہ بتلاؤں، صحابہ نے فرمایا کہ ضرور بتلایئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر سرکش، بخیل اور متکبر جہنمی ہے (متفق علیہ)

مطلب: ۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف اوقات میں امت کو دینی واخلاقی کمزوری سے بچنے کی تاکید کی، کیونکہ اس سے انسانی افراد اور جماعتوں کو روحانی اور مادی نقصانات پہونچتے ہیں اور ان کی معاشرت تباہ وبرباد ہوتی ہے، جب کسی قوم میں سرکشی، بخالت وکنجوسی اور غرور وتکبر جیسی بری خصلتیں عام ہوجاتی ہیں تو وہ پوری قوم کی تباہی وبربادی کا سبب بن جاتی ہیں، سرکش انسان دوسروں کے حقوق پر دست درازی کرتا ہے، اپنی غرض یا غصہ سے اندھا ہوکر دوسروں پر ظلم کر بیٹھتا ہے، یہ اندھاپن قیامت کے دن ہولناک دن میں اندھیرا بن کر نمودار ہوگا، اس لئے سب مل کر ظالم کو اس کے ظلم سے روکیں اور اس کو خدا کے قانون کے آگے سرنگوں ہونے پر مجبور کریں، اگر ایسا نہیں کیا گیا تو وہ پوری قوم اور ملک کے امن وامان کو برباد کرڈالے گا، دوسرا وہ مالدار اور صاحب ثروت انسان جو اپنی دولت کو راہ خدا میں خرچ کرنے سے گھبراتا ہے کہ مال کم ہوجائے گا، اس لئے وہ بخالت اور کنجوسی سے کام لیتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس کی دولت ہمیشہ رہنے والی ہے، گویا اس کی محبت کا مرکز صرف دولت ہوتی ہے اور اسی کو زندگی کا مقصود جانتا ہے، خدائے تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایسے لوگ میری محبت کی دولت سے محروم رہیں گے اور دنیا میں بھی طرح طرح کی مصیبتوں میں گرفتار رہے گا، سب کچھ پاس ہونے کے باوجود اس کو نہ اچھا کھانا میسر ہوگا اور نہ اچھا پہننا، نہ عزت نصیب ہوگی اور نہ ہی کوئی مقام ومرتبہ حاصل کرسکے گا، ہر شخص اس کو ذلیل وخوار تصور کرے گا، اور جب اس کی آنکھ بند ہوگی تو پھر اس کے وارثین اس کی دولت کو اللے تللے اُڑادیں گے، بلکہ اکثر یہ ہوتا ہے کہ جس اولاد کے لئے وہ خود ساری عمر تکلیف اٹھا کر دولت جمع کیا تھا وہ اس مال مفت کو دم کی دم میں اُڑادیتی ہے، اور ہزاروں بری عادتوں میں مبتلا اور آخر میں مفلس وقلاش ہوجاتی ہے، اس سے معلوم ہوا کہ بخل شریعت کے بہت بڑے حصہ کے عدم تعمیل کا سبب بنتا ہے، اس لئے اس کی برائی جتنی بھی کی جائے کم ہے، اور آخری بات یہ کہ فخر وغرور کرنا اور اپنی عظمت وبڑائی کے تخیل میں دوسروں کو حقیر سمجھنا پرلے درجے کی حماقت ونادانی ہے، شیطان کو بس یہی دھوکہ ہوا تھا اس نے آدم کے مقابلہ میں اپنے کو بالاتر سمجھا، خدا نے اس کی اس شیخی پر اس کو مردود قرار دیا، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ غرور کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ہے ''ان اللہ لایحب من کان مختالا فخورا'' اللہ اس کو پیار نہیں کرتا جو مغرور اور فخار ہو۔

دینی مسائل

(از: مفتی محمد احتکام الحق قاسمی)

بچوں کو دیئے گئے تحفے تحائف کا حکم

بچوں کو عقیقہ، عیدین یا کسی اور موقع پر تحفے تحائف دیئے جاتے ہیں ان تحائف کا شرعاً کیا حکم ہے، کیا والدین اپنے کسی دوسرے لڑکے کو دے سکتے ہیں یا اپنی ضرورت میں استعمال کرسکتے ہیں؟

الجواب ــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

بچوں کو ان کے بچپن میں جو تحفے دئے جاتے ہیں ان کی مختلف صورتیں ہیں، اگر وہ ایسی چیزیں ہیں جو بچوں کے استعمال کی ہیں مثلاً کھلونے، کپڑے وغیرہ تو ایسی چیزیں ان بچوں ہی کی ملکیت ہوں گی، والدین کے لئے ان چیزوں میں تصرف کرنا یا وہ چیزیں کسی اور کو دینا جائز نہیں ہوگا۔ ولا یجوزان یھب شیئا من مال طفله ولو بعوض لانها تبرع ابتداءً (الدرالمختار علی صدر ردالمحتار ۵۰۲/۸، کتاب الهبة)

اور اگر اس کے علاوہ کوئی دوسری چیزیں ہیں تو ان میں عرف ورواج کا اعتبار ہوگا، اگر عرف میں وہ تحفے تحائف بچہ کے ماں باپ کو دینا مقصود ہو صرف ظاہراً بچوں کے ہاتھ میں دیئے جاتے ہوں جیسا کہ عام طور پر عقیقہ وغیرہ کے تقریب کے موقع پر ہوتا ہے تو ان چیزوں کے مالک والدین ہی ہوں گے، وہ اس میں جو چاہیں تصرف کرسکتے ہیں اور اگر عرف میں وہ چیزیں بچے ہی کو دی جاتی ہوں تو پھر اس کا مالک بچہ ہی ہوگا اور اگر تحفہ دینے والے صراحت کردیں کہ یہ بچہ کے لئے یا اس کے والد یا والدہ کے لئے تو جس کی وہ صراحت کردیں وہی اس کا مالک ہوگا۔ وضعوا هدایا الختان بین یدی الصبی فما یصلح له کثیاب الصبیان فالهدیة له، والافان کان المهدی من أقرباء الاب أو معارفه فللاب أو من معارف الام فلام، قال هذا لصبی اولا، ولو قال أهدیت للاب أو للام فالقول له (الدرالمختار علی صدر ردالمحتار ۵۰۱/۸، کتاب الهبه)

بچوں کے استعمال کے چھوٹے کپڑے کسی کو دینا

عام طور پر ہوتا یہ ہے کہ نابالغ بڑے لڑکے یا بڑی لڑکی کے لئے کوئی سامان مثلاً کپڑا، جوتا وغیرہ خریدا جاتا ہے، اس کے استعمال کے بعد وہ چھوٹا ہوجاتا ہے تو اس سے جو چھوٹے بھائی بہن ہوتے ہیں وہ استعمال کرتے ہیں یا کسی غریب کو دے دیا جاتا ہے شرعاً درست ہے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

اگر بچہ بالغ ہے تو اس کی اجازت سے اس کے استعمال کی چیزیں اس کے چھوٹے بھائی، بہنوں کو پہنا سکتے ہیں اور کسی غریب کو بھی دے سکتے ہیں، اس لئے کہ صحت ہبہ کے لئے ہبہ کرنے والے کا بالغ ہونا شرط ہے اور مذکورہ بچہ بالغ ہے اس لئے اس کا از خود ھبہ کرنا یا اس کی اجازت سے ہبہ کرنا شرعاً صحیح ودرست ہے۔

اور اگر بچہ نابالغ ہے تو نابالغ کا ہبہ اور اس کی مملوکہ اشیاء میں تصرف کرنا چونکہ صحیح نہیں ہے، اس لئے جو چیزیں بچہ کو ہدیہ میں دی گئی ہوں یا اس کے لئے خاص کردی گئی ہوں یا اسی کے لئے بنائی گئی ہوں تو ان چیزوں کا مالک بچہ ہے وہ چیزیں اس کے کسی دوسرے بھائی یا بہن کو نہیں پہنا سکتے یا کسی غریب کو نہیں دے سکتے، اسی لئے والدین کو چاہئے کہ نابالغ اولاد کو عام استعمال کی چیزیں مثلاً کپڑے جوتے وغیرہ کا مالک نہ بنائیں بلکہ استعمال کی غرض سے اس نیت سے دیں کہ ابھی یہ استعمال کرے گا، اس کو چھوٹا ہونے کے بعد اس کے دوسرے بھائی بہن استعمال کریں گے، اگر اس نیت سے دیئے ہیں تو والدین بوقت ضرورت ان چیزوں کو دوسرے بچوں کے استعمال میں لا سکتے ہیں اور کسی کو دے بھی سکتے ہیں، اتخذ لولده أو لتلمیذه ثیابا ثم اراد دفعها لغیره لیس له ذلک مالم یبین وقت الاتخاذ انها عاریة (الدرالمختار علی صدر ردالمحتار ۵۰۱/۸)

نابالغ کی چیزوں کا استعمال

مدارس میں زیر تعلیم نابالغ بچے گھر سے کھانے پینے کی چیزیں لاتے ہیں یا اپنے پیسے سے خریدتے ہیں، بعض اساتذہ ان بچوں کی وہ چیزیں کبھی مانگ کر یا کبھی بچوں کے دینے پر کھالیتے ہیں، اسی طرح اپنی ضرورت میں ان کا تیل، صابن، کاپی قلم استعمال کرلیتے ہیں شرعاً درست ہے یا نہیں؟ اگر وہ خوشی سے دیں تو؟

الجواب ــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

نابالغ اپنا سامان کسی کو دیتا ہے تو وہ ھبہ ہے اور ھبہ کے صحیح ہونے کے لئے شرط ہے کہ ھبہ کرنے والا عاقل وبالغ ہو اور مذکورہ بچہ بالغ نہیں ہے، لہذا صابن، تیل، کاپی قلم ہو یا کھانے پینے کی چیزیں کسی بھی سامان کا استعمال کسی استاذ یا طالب علم کے لئے شرعاً جائز نہیں ہے، خواہ اس میں اس کی اجازت ورضامندی شامل ہو یا نہ ہو۔ (وشرائط صحتها فی الواهب العقل والبلوغ والملك) فلا تصح هبة صغیر (الدرالمختار علی صدر ردالمحتار ۴۸۹/۸ کتاب الهبة)

بچوں کا تحفہ خراب ہونے کا اندیشہ ہو

بچوں کی مملوکہ چیزیں محفوظ رکھنے سے خراب ہونے کا اندیشہ ہو تو کیا کیا جائے؟

الجواب ــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

بچوں کی مملوکہ اشیاء خواہ تحفہ میں ملی ہوں یا والدین نے بطور ملکیت ان کو دی ہوں رکھے رہنے سے خراب ہونے کا اندیشہ ہو تو ایسی صورت میں ان اشیاء کو فروخت کرکے قیمت بچوں کی ضرورت میں استعمال کرسکتے ہیں، وان کان للصغیر عقار اوادیة أو ثیاب واحتیج الی ذلک للنفقة کان للاب ان یبیع ذلک کله وینفق علیه کذا فی الذخیرہ (الفتاویٰ الهندیه ۵۶۲/۱، الفصل الرابع فی نفقة الاولاد) فقط واللہ اعلم

امارت شرعیہ بہار اڑیسہ وجھارکھنڈ کا ترجمان

امارت شرعیہ بہار اڈیشہ جھارکھنڈ کا ترجمان
ہفت وار
نقیب
پھلواری شریف

پھلواری شریف

جلد نمبر 60/70 شمارہ نمبر مورخہ ۲۱/ربیع الثانی ۱۴۴۲ھ مطابق ۷/دسمبر ۲۰۲۰ء روز سوموار

کسان اندولن

لال بہادر شاستری نے کبھی ملک کی حفاظت اور کسانوں کی اہمیت کے پیش نظر جے جوان جے کسان کا نعرہ دیا تھا، سیاست داں حکمراں اور وزرا گاہے گاہے یہ نعرہ اب بھی مختلف اجلاس میں لگایا کرتے ہیں، لیکن وہ حلق کے اوپر سے ہی ہوتا ہے، جوانوں کی عظمت تو اب بھی کسی درجہ میں باقی ہے، لیکن جے کسان کے نعرے زرعی قانون کے پاس ہونے کے بعد ہوا میں تحلیل ہوگیے ہیں، اب کسان سڑکوں پر ہے، ٹھنڈی راتوں میں ان پر پانی کی بوچھاڑ کی جارہی ہے، آنسوگیس کے گولے چھوڑے جارہے ہیں، لاٹھی ڈنڈوں سے انہیں پیٹا جارہا ہے، ان کے راستوں میں رکاوٹیں کھڑی کی جارہی ہیں، کئی جگہوں پر سڑکوں کو کاٹ کر خندق کھود دی گئی، تاکہ کسان دہلی کی طرف نہ بڑھ سکیں، ادھر کسان اپنی ساری تیاری کے ساتھ دہلی کی طرف کوچ کر چکے ہیں اور سرحد تک پہونچ چکے ہیں، سرکار نے بعض شرطوں کے ساتھ ان سے بات چیت کرنے کا عندیہ ظاہر کیا ہے، لیکن وہ کسی شرط کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کو تیار نہیں ہیں، ان کا ایک ہی نعرہ ہے کہ زرعی قوانین واپس لو، واپس لو، اس تحریک میں شدت وزیر اعظم کے من کی بات کی وجہ سے پیدا ہوئی جس میں انہوں نے زرعی قوانین کی تعریف کی اور کہا کہ اس سے کسانوں کو فائدہ ہوگا، تحریک کاروں کا خیال ہے کہ ایسے میں بات چیت کا کچھ حاصل نہیں ہے، سرکار سمجھوتے کی میز پر زرعی قوانین کے فوائد سمجھانے کے لیے بلا رہی ہے، جب کہ کسان کا کہنا ہے کہ ہم اس کے مضر اثرات سے خوب واقف ہیں، کسانوں کی اس تحریک کی قیادت سات رکنی کمیٹی کر رہی ہے، جس میں کسان لیڈر اور سوراج انڈیا کے سربراہ یوگیندر یادو بھی شامل ہیں۔

سرکار کی تجویز یہ ہے کہ یہ تحریک کار دہلی ہریانہ باڈر سے ہٹ کر نرنکاری میدان جائیں، پھر بات ہوگی، کسانوں کو ڈر ہے کہ نرنکاری میدان ان کے لیے کھلا جیل نہ بنا دیا جائے، دہلی پولیس نے دہلی حکومت سے نو اسٹیڈیم بھی مانگا ہے، تاکہ ان کو جیل بنایا جائے اور کسانوں کی سرکاری ضیافت کی جائے، کسانوں کے تیور سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہر حال میں رام لیلا گراؤنڈ پہونچیں گے، تازہ اطلاع کے مطابق انہوں نے پولیس رکاوٹوں کو ہٹا کر اپنی راہ بنالی ہے، ان کے ساتھ کھانا پکانے کے لیے عورتیں اور غذائی اجناس بھی ہیں تاکہ انہیں کسی طرح کی پریشانی لاحق نہ ہو۔

حکومت نے اس پرامن تحریک کو بدنام کرنے کے لیے خالصتان دہشت گرد اور فوڈ جہاد کا نام دیا ہے، چوں کہ زیادہ تر کسان ابھی پنجاب سے آئے ہیں، اس لیے اسے خالصتان سے جوڑا جارہا ہے، دوسری طرف بعض مسلم تنظیمیں اور مساجد کے ذمہ داران نے تحریک کاروں کو کھانا سپلائی کرنے کا کام شروع کر رکھا ہے اور پوری طرح کسانوں کی حمایت میں ہیں، اس لیے اسے لو جہاد کی طرح فوڈ جہاد کا نام دے کر اس کے اثرات کم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے، اس سلسلے میں ہریانہ کے وزیر اعلیٰ منوہر لال کھٹر حکومت اور بہار کی نتیش کمار حکومت کو بھی تنقید کا سامنا ہے، کیوں کہ ان دونوں حکومتوں نے اسے غیر ضروری قرار دیا ہے۔

مرکزی حکومت کا رویہ کارپوریٹ گھرانے کے تئیں ہمدردی کا رہا ہے، اڈانی، امبانی جیسے لوگوں کو فائدہ پہونچانے کے لیے حکومت کسی حد تک جاسکتی ہے، دو زرعی قوانین میں ترمیم کا حاصل بھی یہی ہے، سرکار کے ہاتھ فصلوں کو فروخت کرنے پر بھی انہیں ان کی محنت کا معاوضہ نہیں ملتا تھا، اب جب کہ دھیرے دھیرے اقل ترین قیمت پر ختم کرکے بڑے فصلوں کی خریداری کا کام کارپوریٹ گھرانے کے سپرد کر دیا جائے گا تو ان کے اونے پونے دام ملیں گے اور کسانوں کو نت نئے مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا، کسان دوسروں کے پیٹ بھرنے کے لیے سخت محنت کرتا ہے، مشقتیں برداشت کرتا ہے، سرکار کا نیا زرعی قانون ان کے پیٹ پر لات مارنے اور انہیں بھوکا رکھنے کا کام کرے گا، ظاہر ہے کوئی بھی انصاف پسند اس صورت حال کو برداشت نہیں کرسکتا۔

ہندوستان کے معاشی ڈھانچہ میں زراعت کی بڑی اہمیت ہے یہ کل گھریلو پیداوار یعنی ملک کی جی ڈی پی (Gross Domestic Product) کا ۱۱ء۶/فی صد اور برآمدات کا بارہ فی صد ہے، لیکن اس اہم معاشی شعبہ کو ترقی دینے والے پچاسی فی صد کسان غریب گھرانے سے آتے ہیں، یہ اپنی پیداوار کسی کے ہاتھ بیچ سکتے ہیں، اس کی انہیں آزادی ہے، اور اگر کوئی نہ خریدے تو ام ایس پی یعنی اقل قیمت جو سرکار کی مقرر کردہ ہوتی ہے، اس قیمت پر وہ سرکاری ایجنسیوں کے ہاتھ فروخت کرسکتے ہیں لیکن موجودہ قانون میں ایم ایس پی کا کوئی لفظ ہی نہیں ہے، ماہر زرعی امور ہرویر سنگھ کا کہنا ہے کہ ایم ایس پی قانون نہیں سرکاری اسکیم ہے اور اسکیم کو ختم کرنے کے لیے دو جملوں کی ایک تحریر کافی ہوگی، ایسے میں کسان کی حیثیت یومیہ مزدور کی ہوجائے گی، حالاں کہ اب بھی ان کی آمدنی کا صرف ۱۶/فی صد حصہ کھیتی سے آتا ہے اور چوراسی فی صد آمدنی کا تعلق ان کی مزدوری سے ہے، یہ ایسے کسان ہیں جن کے پاس ۴ء۰/ہیکٹر سے کم زمین ہے، جن کے پاس ۴ء۰/یا اس سے زائد یا ایک ہیکٹر سے زائد زمین ہے وہ اپنی پیداوار سے صرف چالیس فی صد حاصل کر پاتے ہیں، ساٹھ فی صد آمدنی دراصل خود ان کے کھیتوں پر کام کرنے کی وجہ سے آتی ہے۔

مرکزی حکومت کو پارلیمان میں اپنی اکثریت کا غرور ہے اور اس کے سہارے وہ اول جلول قوانین بعجلت تمام پاس کر رہی ہے، حزب مخالف مردہ ہوچکی ہے، اس کے باوجود حکومت کو اس قسم کے قوانین منظور کرنے سے گریز کرنا چاہیے، جو عوام مخالف ہو، جمہوریت میں عوام کی طاقت ہی اصل ہوا کرتی ہے اور اسے نظر انداز نہیں کرنا چاہیے، البتہ آپ کو یہ سوال کرنے کا حق ہے کہ ملک میں کیا جمہوریت اب بھی باقی ہے۔

پس تحریر: جس وقت یہ سطریں لکھی جارہی ہیں اس وقت مرکزی حکومت کے وزراء کے ساتھ کسان لیڈروں کی سات گھنٹے طویل میٹنگ بقیہ باتیں اگلی میٹنگ میں ہونگی کے فیصلے کے ساتھ ختم ہوچکی ہے، اگلی میٹنگ ۵/دسمبر کو ہوگی، سرکار دعویٰ کر رہی ہے کہ کسان اس میٹنگ سے مطمئن ہوئے ہیں، میڈیا کی رپورٹوں کے مطابق راکیش ٹکیت اور ہرجندر سنگھ ٹانڈا سمیت کچھ کسان رہنماؤں نے امید ظاہر کی ہے کہ اگر بات چیت اسی طرح جاری رہی تو نتیجہ خیز ہوسکتی ہے۔ مرکزی وزیر زراعت نریندر نے حسب سابق پھر وہی راگ الاپا کہ ایم ایس پی کو نہیں چھیڑا جائے گا، لیکن ایسا لگتا نہیں کہ وہ کسانوں کو مطمئن کر پائے ہیں، کسانوں کا مطالبہ ہے اور درست مطالبہ ہے کہ اگر سرکار اپنے اس دعویٰ میں سچی ہے تو اس کو قانون کا حصہ بنالے۔

سمٹتی سڑکیں، تنگ ہوتی گلیاں

زندگی کے بہت سارے مسائل ہیں، ان میں ایک بڑا مسئلہ وقت پر اپنے کام پر پہونچنے کا ہے، کافی وقت لے کر چلنے پر بھی وقت پر پہونچنا آسان نہیں ہے، یہ دشواری سڑکوں کے سمٹنے اور گلیوں کے تنگ ہوجانے کی وجہ سے ہے، ۴۲/فٹ سڑک ہے، لیکن فٹ پاتھ دوکانداروں اور غیر قانونی قبضہ کی وجہ سے وہ بیس فٹ سے زیادہ نہیں بچتیں، یہی حال گلیوں کا ہے، پندرہ فٹ کی کوئی گلی بھی سلامت نہیں ہے، کسی نے سڑک میں بڑھا کر سیڑھی بنالی ہے اور کسی نے پانی کی نالی نکال لیا ہے، نتیجہ یہ ہے کہ یہ گلیاں تنگ ہوگئی ہیں، ایسے میں گاڑیوں کی آمد و رفت متاثر ہوتی ہے اور انسان کے لیے اس سے گذر کر آگے بڑھنا دشوار ہوتا ہے، پریشانیاں ٹریفک اصولوں کے نہ ماننے کی وجہ سے بھی ہے اس کے علاوہ وہ گلیوں اور سڑکوں پر گاڑیوں کا بے ترتیب انداز میں کھڑے کرنا اس بقیہ جگہ کو بھی تنگ کرتی رہتی ہے، اور اس کی کوئی حد نہیں ہوتی، اب جو جگہ بچ جاتی ہے، اسی پر لوگ بھی چلتے ہیں اور سواریاں بھی چلتی ہیں، ایسے میں جام کا لگنا فطری ہے اور وقت پر نہیں پہونچنا بھی ضروری، کہنا چاہیے کہ آدمی دیر کرتا نہیں دیر ہوجاتی ہے۔

اس پریشانی کو دور کرنے کے لیے پولیس کا عملہ دوکانوں کو ہٹاتا رہتا ہے، لیکن جہاں ٹریفک پولیس ہٹی، پھر سے لوگ فٹ پاتھ پر دوکانیں سجا لیتے ہیں، بعض جگہوں پر ٹریفک پولیس ان دیکھی کرنے کے لیے باضابطہ ان دوکانداروں سے ہفتہ وصولتی ہے، جس کی وجہ سے ان غیر قانونی قبضہ کرنے والوں کو پولیس کا بھی خوف نہیں رہتا۔

اس مسئلہ کا واحد حل خود احتسابی ہے، ہر آدمی اپنا اپنا جائزہ لے کر سڑکوں اور گلیوں سے قبضے کو ہٹالے، اسلام کی تعلیم کو سامنے رکھے کہ راستوں سے تکلیف دہ چیزوں کا ہٹانا بھی کار ثواب ہے، اصلاح پولیس کے ڈنڈے اور جرمانے سے ہمیشہ نہیں ہوتی، سماج کے ذریعہ بیداری اس مسئلہ پر قابو پایا جاسکتا ہے، اور لوگوں کی اس عمومی پریشانی کو دور کیا جاسکتا ہے۔

محسن فخری کا قتل

ایران کے ایک اہم جوہری سائنس داں محسن فخری زادہ کو دماوند کاؤنٹی کے ابسرو شہر میں ۲۷/نومبر کو ان کی کار پر حملہ کرکے شدید زخمی کر دیا گیا، بعد میں وہ زخموں کی تاب نہ لاکر چل بسے، اسرائیل اور ایران کے دشمن ایران کی ایٹمی ہتھیاروں کا انہیں ماسٹر مائنڈ سمجھتے تھے، اقوام متحدہ کی نظر میں ایٹمی واچ ڈاگ اور امریکی انٹلی جنس سروس کے مطابق وہ ایران کے جوہری ہتھیاروں کے پروگرام کے سربراہ تھے، ایران نے اپنے اہم سائنس داں کے قتل کا الزام اسرائیل پر رکھا ہے، ایران کے صدر حسن روحانی نے مناسب وقت پر اس کے انتقام لینے کی بات کہی ہے، اور واضح کر دیا ہے کہ ایران فخری زادہ کے مشن کو آگے بڑھاتا رہے گا، واقعہ یہ ہے کہ فخری زادہ کا قتل ایران کے جوہری میدان میں آگے بڑھنے کی صلاحیت کو ختم کرنے کے لیے کیا گیا ہے اور اس سے ایران کے سائنسی پروگرام کو سخت دھکا لگا ہے، لیکن ایران بھی اپنے دھن کا پکا ہے، وہ مخالفین کو سبق سکھا پائے یا نہیں لیکن جوہری ہتھیاروں کی تیاری جاری رکھنے کے لیے ہر ممکن جتن کرے گا اور یقیناً ہمت نہیں ہارے گا، کیوں کہ ایران کا جوہری پروگرام بہت آگے نکل چکا ہے، وہ کسی ایک فرد پر موقوف نہیں ہے، یہی وجہ ہے کہ ایران نے فخری زادہ کی اہمیت بڑھا چڑھا کر نہیں پیش کی، بلکہ دشمن زیادہ خوش نہ ہوں اس کے لیے انہیں ایک ایسا سائنس داں قرار دیا جو کوڈ-۱۹ ٹیٹنگ کورس پر کام کر رہے تھے، لندن کے انٹرنیشنل فار سٹریجک اسٹڈیز کے ایسوسی ایٹ فلو مارک فٹنر پیٹرک نے بھی صاف کر دیا ہے کہ فخری زادہ کے قتل سے ایران کے جوہری پروگرام پر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

محسن فخری زادہ کے قتل کے اور بھی محرکات ہوسکتے ہیں، سیاسی محرکات کے طور پر کہا جاسکتا ہے کہ امریکہ ایران تعلقات میں بہتری لانے کی جو بائیڈن نے جو اعلان کیا ہے اس کو سبوتاژ کرنے کے لیے فخری زادہ کو قتل کیا گیا تاکہ ایران ردعمل میں اقدام کرے اور خطے میں عدم استحکام پیدا کیا جاسکے۔

مغرب کے لیے خطرہ بننے والے کسی سائنسداں کے قتل کا یہ پہلا واقعہ نہیں ہے، اس سے قبل کئی مسلم سائنس داں یحیٰ المنشد مصری کو ۱۹۸۰ء میں پیرس، حسن رحال لبنانی کو ۱۹۹۱ء میں فرانس، حسن کامل الصباح لبنانی کو ۱۹۳۵ء میں امریکہ، سمیرہ موسی کو ۱۹۵۲ء میں امریکہ، سلویٰ حبیب کویتی، سعید بدیر مصری کو ۱۹۵۰ء میں ڈاکٹر سامیہ میمنی کو ۲۰۰۵ء میں موساد اور دوسری صہیونی ایجنسی کے ذریعہ کسی کو قتل کر دیا گیا، کسی کو زہر دے کر مار ڈالا گیا اور کسی کی گردن پر چھری پھیر دی گئی، یہ وہ مسلم سائنس داں تھے جو عرب ممالک کو ایٹمی طاقت بنانے کے لیے جد وجہد کر رہے تھے، اب اسی فہرست میں محسن فخری زادہ کا نام بھی شامل ہوگیا ہے، تاریخ انہیں ایک جوہری سائنس داں کے طور پر یاد رکھے گی۔

مولانا محمد مسعود شمیم، باتیں ان کی، یادیں ان کی

مارچ ۹۲ء کی پہلی شام تھی، مسلم پرسنل لا بورڈ کے زیر اہتمام اصلاح معاشرہ کانفرنس ہورہی تھی، ہم لوگ پٹنہ کے گاندھی میدان میں جمع تھے، اپنی عادت کے مطابق میں اسٹیج پر ذرا پیچھے بیٹھا تھا، محترم مولانا عبداللہ عباس ندوی مجھ سے آگے تھے، ان کی نگاہ پڑی، تو بڑے درد کے ساتھ انہوں نے بتایا کہ آج صبح مکہ مکرمہ فون سے بات ہوئی، تقریباً سات بجے مولانا شمیم صاحب کا انتقال ہوگیا، اناللہ وانا الیہ راجعون، اب کانفرنس اور اس کی کاروائیوں میں کیا طبیعت جمتی، مولانا مرحوم کا سراپا، ان کی باتیں، بہت سی یادیں، ایک ایک کر کے حافظہ کے پردہ پر ابھر رہی تھیں اور دل کچک رہا تھا۔

علم دین سے جنہیں آشنائی ہے اور ہندوپاک کی دینی تعلیم گاہوں میں جن لوگوں نے بوریہ نشینی کی سعادت حاصل کی ہے، انہیں چشمہ ولی اللہی کی ایک شاخ مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ سے واقفیت ضرور رہتی ہے، اپنے سلسلہ کی اس کڑی سے میں بھی واقف تھا، ۱۹۷۵ء کی بات ہے میں عمرہ پر گیا تھا، عمرہ سے فراغت اور چند دنوں حرم شریف میں وقت لگا کر ایک دن بعد عشاء مدرسہ صولتیہ پہونچا، مولانا مسعود شمیم صاحب سے نگاہیں چار ہوگئیں، بڑے بے تکلف انداز میں انہوں نے فرمایا بھئی! مونگیر کی خوشبو آرہی ہے، آپ سے حضرت امیر شریعت کا کیا رشتہ ہے، کیا نام ہے، کب آنا ہوا، ایک سانس میں کئی سوالات انہوں نے پوچھ ڈالے، میں نے جواب دیا، تو بڑی محبت سے گلے ملے، اور کہنے لگے آپ تو مخدوم بن مخدوم بن مخدوم ہیں، آپ کے والد ماجد ہمارے بزرگ ہیں، سرپرست ہیں، صورۃً آپ کو ان سے بڑی مشابہت ہے، میں نے قیافہ سے آپ کو پہچان لیا، آپ کے دادا جان بھی یہاں تشریف لایا کرتے تھے، وہ سامنے نچلے کمرہ میں انہوں نے قیام فرمایا تھا، پھر انہوں نے ماضی کے بہت سے واقعات سنائے، پہلی ملاقات میں ہی تعلقات کی بہت سی منزلیں طے ہوگئیں۔

سترہ سال پرانی ملاقات کی تمام باتیں کہاں یاد رہتی ہیں، مگر مولانا مرحوم کے پیرایۂ بیان اور مخلصانہ رویہ نے پہلی ملاقات کی بہت سی باتوں کو حافظہ میں جما دیا، اس وقت مولانا کی بھرپور جوانی تھی، سرخ سفید بے داغ نورانی چہرہ، اس پر خوبصورت گول شرعی حدود کے ساتھ سیاہ ڈاڑھی لئے صحتمند سفید چہرہ کے گرد سیاہ ہالہ، جسم متناسب، لباس وہی کرتا پائجامہ مگر بہت صاف، لگتا تھا جیسے دل کے نور کا ظہور لباس پر ہورہا ہے، زبان صاف، اردو رواں دواں، ع، ق کے اہتمام کے ساتھ الفاظ نکلتے، آواز بلند اور دل میں جگہ بنانے والی، اخبار اور اشعار دونوں سے اچھا واسطہ، بات کرتے جاتے تو جملوں کی چاشنی ملتی، اور خبروں کی فراوانی بھی، ـــــ کسی ملاقات میں ان سے دریافت کیا کہ ہندوپاک کی اتنی چھوٹی بڑی خبریں آپ کو کہاں سے ملتی ہیں، فرمانے لگے، مولانا آپ نے تو پڑھا ہی ہے، ''اسباب العلم متعددۃ'' ریڈیو ہے، اخبار ہے، خطوط ہیں، فون ہے، اور پھر پوری دنیا سے لوگ اس شہر مقدس میں آتے ہیں تو کانوں کان بات مجھ تک پہونچ ہی جاتی ہے۔

اگر حافظہ خطا نہیں کرتا، تو، پندرہ سال قبل عید کے اگلے دن محترم مولانا عبداللہ عباس ندوی صاحبؒ کے گھر ایک نشست ہوئی جس میں بطور خاص ماہر القادری صاحبؒ مدعو تھے، اشعار تو دوسروں نے بھی سنائے مگر محفل کے مرکز خیال ونظر وہی تھے، مجھے اشعار سے مناسبت ضرور رہے، اور اس زمانہ میں ہزاروں اشعار یاد رہے ہوں گے، مگر شعری نشستوں میں شرکت کا مزاج بالکل نہیں رہا ہے، اسلئے میں دیر سے پہونچا تاخیر اتنی ہوچکی تھی کہ جناب ماہر صاحب سنا رہے تھے اور حاضرین سر دھن رہے تھے، ان کی آواز، ان کا انداز، اور پھر سرزمین حرم میں، سوز و درد کی حدت وشدت کو قلم کی گرفت میں کہاں لایا جاسکتا ہے، مولانا شمیم صاحب بھی تشریف فرما تھے، میں نے دیکھا داد وہ بے ساختہ دے رہے تھے مگر آنکھیں نم تھیں، اور گوشہ چشم پر موتی کی چمک تھی، اس دن کئی قافلے مدینہ طیبہ جارہے تھے، یہ گنہگار بھی عازم دیار رسول ﷺ تھا، اس پس منظر کو ذہن میں رکھیئے، اور پھر اس مجلس میں ماہر صاحب کا یہ شعر

پاک دل، پاک نفس، پاک نظر، کیا کہنا
بعد مکہ کے مدینہ کا سفر کیا کہنا

نہیں کہہ سکتا کہ پاک پاک کی تکرار نے کتنی ناپاکیوں، نادانیوں، غلطیوں، گناہوں کا احساس تازہ کردیا، اور آنکھوں کے قطرے دامن میں جذب ہوتے گئے، ماہر صاحب نے دو مصرعے ہی ابھی تک کہے تھے، پھر بھی ان دو مصرعوں نے دل کی عجیب کیفیت کردی، اور سارا وجود جیسے تسلیم ورضا کا پیکر بن کر پکار اٹھا ہو۔ ع

دیوانا بنانا ہے تو دیوانہ بنادے

جب بھی دیار حرم کی حاضری حصہ میں آتی، وقت کی گنجائش کے ساتھ مدرسہ صولتیہ کے دو چار پھیرے ضرور لگتے اور مولانا مرحوم سے ملاقات کا موقعہ ملتا رہتا، یہ ملاقاتیں خشک کبھی نہ ہوتیں، گرم وسرد مشروب یا کھانے کی آمیزش اس میں ضرور رہا کرتی تھی، ان کے تعلقات بہت وسیع تھے، افریقہ سے لے کر ملیشیا، اور تھائی لینڈ تک انکا دائرہ پھیلا ہوا تھا، کثرت سے لوگ ان سے ملنے آتے، وہ سبھوں کی پذیرائی کرتے اور وقت کے مطابق ضیافت کرتے، کہنے کو آسان سہی، اس روایت کو نبھانا کوئی آسان کام نہ تھا، اور جب تک ضیافت کے آداب ورموز سے فطری مناسبت نہ ہو، آدمی اس خندہ پیشانی اور حوصلوں کے ساتھ حق ضیافت ادا نہیں کرسکتا، ہم جیسوں کے لئے مولانا مرحوم کے خصوصی احکام تھے، مثلاً جہاں سہولت ہو ٹھہریئے مگر تین پشتوں کا تعلق ہے اسے یاد رکھیئے، ہر سفر میں ایک بار ضرور آجایا کیجئے، اور بہتر ہے کھانے کے وقت آیا کیجئے، آپ کو دائمی دعوت ہے، تکلف برطرف کر کے جو حاضر ہو اس میں شرکت کیجئے، میری طرف سے کوئی پابندی نہیں، مگر آپ روایتوں کی پابندی کیجئے۔ مولانا کی یہ بے ساختگی، یہ حوصلہ، یہ خلوص، یہ انداز کوئی بھلانا بھی چاہے تو کیسے بھلا سکتا ہے۔

مولانا مرحوم کی ذات مرجع تھی اور مدرسہ صولتیہ مرکز، مختلف ممالک کے علماء، صلحاء، دین سے تعلق رکھنے والے، اور دینی کاموں سے دلچسپی لینے والے، اس مرکز میں مل جاتے، تعارف اور ملاقات کا موقع مل جاتا، ان ملاقاتوں سے جہاں اور کام کی باتیں اور دینی تحریکات کے نشیب وفراز کا علم ہوتا، ایک اہم بات یہ بھی تھی کہ نئی پرانی کتابوں کے ملنے کا سراغ لگ جاتا، کون سی کتاب طبع ہوگئی، کون سی زیر طبع ہے، کس نسخہ کی تصویر کس نے چھاپ دی، یہ معلومات بھی وہاں سے خاص مل جاتیں۔

مدرسہ صولتیہ مجدد عصر حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ کی یادگار ہے، اسلاف نے اس کے لئے جو طرح ڈالی، اخلاف نے اسے قائم رکھا، وہی بوریہ نشینی وہی شان بے نیازی، خدمت اور صرف خدمت کو شعار اور مایہ افتخار سمجھا، اس ادارہ کی یہ نسبت ہی کیا کم ہے، اسے شیخ المشائخ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی میں برسوں دینی وعلمی خدمات کی انجام دہی کا شرف حاصل ہوا، حضرت مولانا محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ اس ادارہ کے پہلے ناظم ہوئے۔ ان کی وفات کے بعد ان کے صاحبزادہ گرامی مرتبت حضرت مولانا محمد سلیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ ذمہ داری قبول فرمائی، دوسری جنگ عظیم کے ہولناک حادثات کے درمیان یہ ادارہ دینی خدمات میں سرگرم رہا، اور یہ انہیں کا دل گردہ تھا کہ پریشانیوں کے اس دور میں بھی مدرسہ صولتیہ طلبہ علوم نبویہ کا مرکز اور رجاج کا مسکن بنا رہا، ۳۸/سال کی خدمت کے بعد ۷۷ء میں جب آپ واصل بحق ہوئے تو اس نازک منصب کو ہمارے اور ہم جیسے ہزاروں کے محترم حضرت مولانا محمد سلیم صاحب کے فرزند ارجمند حضرت مولانا محمد شمیم صاحبؒ نے رونق بخشی اور پندرہ برسوں تک بزرگوں کے نقش قدم پر ادارہ کو چلاتے رہے، ان کے جو تعلقات اور اثرات تھے اگر تھوڑی سی کوشش کرتے اور ارباب اقتدار سے سلسلہ جنبانی کی گئی ہوتی تو یہ مدرسہ ''یک گونہ بے پناہی'' سے نکل کر جاہ وجلال کی عمارتوں میں منتقل ہوچکا ہوتا، اور سہولتیں ان کے لئے اور مدرسہ صولتیہ کے لئے فرش راہ بن جاتیں مگر ان کی طبیعت ادھر نہیں آئی، جس کی وجہ صرف یہ تھی کہ اسلاف کی طرح کو باقی رکھا جائے اور بزرگوں کی روایتوں کو کہیں سے ٹھیس نہ لگے، وہ جانتے تھے کہ عظمت شاہی کی پناہ ڈھونڈنا مشکل نہیں، مگر جو بے نیاز کا بندہ ہے بے نیاز رہے۔

تین نسلوں نے بڑی دلجمعی، بے جگری، اور بے نیازی کے ساتھ مدرسہ صولتیہ کی خدمت انجام دی، تنکے تنکے کو جوڑ کر آشیانہ بناتے رہے اور دانہ دانہ کو جمع کر کے مدرسہ چلاتے رہے، ریال کی چمک دمک سے پہلے سعودیہ کے جو حالات تھے ان میں کسی ادارہ کا چلانا جوئے شیر لانے سے زیادہ ٹیڑھا کام تھا اور ریال یا دولت سیال کے زمانہ میں مدرسہ کے گرد حصار باندھ کر اس پر پڑنے والی دولت اور ابلنے والی نعمت سے مدرسہ کو ''بچانا'' اور بھی ٹیڑھا کام ہے، مگر انہوں نے اس مشکل ترین کام کو آسان کر کے دکھایا، آج وہ نہیں ہیں، مگر ان کی نیکیاں یاد آرہی ہیں، ان کی باتیں، لگتا ہے کانوں میں گونج رہی ہیں، ان کا سراپا نگاہوں میں گھوم رہا ہے ـــــ خدا مولانا مرحوم کے مراتب بلند کرے، ان کے حسنات کو قبول فرمائے، ان کی اولاد کو اس امانت کے سنبھالنے کا حوصلہ اور ہمت دے، اور ان کی صلاحیتوں سے ملت کو فائدہ پہونچائے، (آمین یارب العالمین)

کتابوں کی دنیا

: مولانا رضوان احمد ندوی

(تبصرہ کے لئے کتابوں کے دو نسخے آنے ضروری ہیں)

یادگار زمانہ شخصیات کا احوال مطالعہ

پاکستان کا مشہور وموقر مجلّہ ماہنامہ الخلیل کراچی نے ایک خصوصی ودستاویزی شمارہ مطالعہ نمبر یادگار زمانہ شخصیات کا احوال مطالعہ کے نام سے شائع کیا، جس میں برصغیر ہند وپاک کے علاوہ ایران، غربستان اور برطانیہ کے مختلف خیالات وافکار کے ممتاز مسلم قائدین، علماء ومفکرین، تجربہ کار ماہرین تعلیم اور ادیب وصحافی کے مطالعہ کتب سے متعلق خودنوشت سرگذشت کی تفصیلی روئداد شامل ہے، جس کو اردو کے نامور اہل قلم اور مجلّہ کے مدیر مولانا ابن الحسن عباسی نے اپنے رفقا کار کی معاونت سے محنت وسلیقہ کے ساتھ مرتب کیا اور اس میں مقصد واضح کرتے ہوئے مجلّہ کے معاون مدیر جناب محمد بشارت نواز نے ابتدائی اوراق میں لکھا کہ ایسی شخصیات جن کی زندگی کا ایک بڑا حصہ کتابوں کی صحبت میں رہنے، کتابوں کے ساتھ اٹھنے، بیٹھنے، انہیں پرکھنے اور برتنے، انہیں چکھنے اور گھونٹ گھونٹ پینے میں گزرا ہو وہ ان کی مٹھاس اور ان کی تلخی وترشی سے واقف ہوں تو علم وتحقیق کے میدان کے نو وارد انہیں اپنی علمی اور اخلاقی شخصیت کی تعمیر میں اپنے لئے نمونہ اور معیار بنا سکتے ہیں (ص۲۲) گویا اس کے مطالعہ سے نئی نسل کے ذہن ودماغ میں وسعت وکشادگی اور کچھ کر گزرنے کا جذبہ پیدا ہوگا، یہ خودنوشت سرگذشت اس حیثیت سے بھی دلچسپ ہے کہ اس میں مضمون نگار کے خیالات اور رجحانات کا عکس سامنے آجاتا ہے کہ کون سی کتابیں قابل مطالعہ ہیں اور کون سی وقت کے ضیاع کا سبب ہیں، اس طرح اس مجموعہ میں اسی ۸۰ سے زیادہ علمی شخصیات نے اپنے علمی سفر کی روئداد اور تجربات کی روشنی میں کتب بینی کے طریقے بھی بتلائے اور مفید علمی کتابوں کی نشاندہی بھی کردی، ان ممتاز علماء ومشائخ میں حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی (لکھنؤ) مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندوی (لکھنؤ) مفکر اسلام امیر شریعت حضرت مولانا محمد ولی رحمانی (مونگیر) مولانا سید جلال الدین عمری (دہلی) مولانا مفتی محمد تقی عثمانی (پاکستان) علامہ اختر کاشمیری (پاکستان) مولانا خلیل الرحمان سجاد نعمانی (لکھنؤ) مولانا بدر الحسن قاسمی (کویت) مفتی محمد قاسم قاسمی (ایران) ڈاکٹر محمد اکرم ندوی (انگلینڈ) مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی (مہاراشٹر) مولانا نور الحسن راشد کاندھلوی (یوپی) مفتی برکت اللہ قاسمی (برطانیہ) ڈاکٹر سعود عالم قاسمی (علی گڈھ) مفتی محمد سلمان منصورپوری (سہارنپور) کے اسمائے گرامی خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

سرسری طور پر جن اکابرین اور بزرگان کرام کی گرانقدر نگارشات اور احوال مطالعہ کی روئداد میری نظروں سے گذری ہیں ان میں ہمارے مخدوم مفکر اسلام امیر شریعت حضرت مولانا محمد ولی رحمانی کے مطالعہ کتب بینی کی سرگذشت سے روح کو تازگی، فکر کو پاکیزگی اور خیالات کو بلندی نصیب ہوئی، آپ کا ذوق مطالعہ بڑا دلچسپ اور معلومات سے لبریز بھی ہے (بقیہ صفحہ ۱۰/پر)

مثالی معاشرے کے تشکیلی عناصر

مولانا محمد عظیم قاسمی

افرادِ انسانی کا اجتماعی ڈھانچہ معاشرہ کہلاتا ہے، اجتماعی زندگی کی درستگی وخوبی اوراس کو پرسکون وخوش گوار بنانے کے لیے کچھ کلیدی صفات کی ضرورت ہے، خصوصاً نوجوان نسل کا ان صفات سے متصف ہونا انتہائی ضروری ہے، اگر معاشرے میں ان صفات کا خیال نہ رکھا جائے تو اجتماعی زندگی پریشانی، الجھن اور مصیبتوں کی آماجگاہ بن جاتی ہے، پھر معاشرے کا وہی حشر ہوتا ہے جس سے آج مغرب دوچار ہے، بدقسمتی سے ہمارے معاشرے میں بھی وہ ساری خامیاں آہستہ آہستہ داخل ہورہی ہیں۔

چونکہ نوجوان جس طرح گھر خاندان کا ایک فرد ہے اور گھریلو وخاندانی ماحول کے پرسکون بنانے کے لیے نوجوان کی ذمہ داریاں اس کے کچھ حقوق ہیں، اسی طرح گھر خاندان کے دائرے سے آگے نوجوان اپنے گردوپیش معاشرے کا بھی ایک فرد ہے؛ بلکہ صحت منداور اسلامی معاشرے کے تشکیلی عناصر کا جزولاینفک ہے اور معاشرے کی اصلاح اور اسلامی وخوشگوار معاشرے کی تشکیل کے لیے نوجوان کی ذمہ داری سب سے اہم ہے، اس کے اسلامی کردار وگفتار، اخلاق اوراعمال حسنہ کے بغیر معاشرے کی اصلاح اوراسلامی معاشرے کا وجود ناکام ونا تمام رہتا ہے۔

نوجوانانِ ملت کے بے شمار واقعات ہیں کہ انھوں نے اپنے اسلامی کردار واعمال، اچھے اخلاق کے ذریعہ ایک مثالی معاشرہ قائم کیا، ایثار وہمدردی، یعنی دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دینا اور دوسروں کے دکھ درد میں شریک ہونا اسلام کی معاشرتی تعلیم ہے، معاشرہ کے اجتماعی نظام کے استحکام اور بقا میں اس کا بڑا عمل دخل ہے، امام واقدی علیہ الرحمہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ مجھے بڑی مالی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا، فاقوں تک نوبت پہنچ گئی، گھر سے اطلاع آئی کہ عید کی آمد آمد ہے اور گھر میں کچھ نہیں ہے، بڑے تو صبر کرلیں گے؛ لیکن بچے مفلسی کی عید کیسے گذاریں گے؟ یہ سن کر میں اپنے ایک تاجر دوست کے پاس قرض لینے گیا، وہ مجھے دیکھتے ہی سمجھ گیا اور بارہ سو درہم کی سربمہر ایک تھیلی میرے ہاتھ پکڑا دی، میں گھر ابھی آیا ہی تھا کہ میرا ایک ہاشمی دوست آیا، اس کے گھر بھی افلاس وغربت نے ڈیرا ڈالا تھا، وہ قرض چاہتا تھا، میں نے گھر جاکر اہلیہ کو قصہ سنایا، کہنے لگی کتنی رقم دینے کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا تھیلی کی آدھی رقم، تاکہ دونوں کا کام چل جائے، اہلیہ نے کہا بڑی عجیب بات ہے کہ آپ کو ایک عام آدمی نے بارہ سو درہم دیے اور آپ اس کو ایک عام آدمی کے عطیہ کا نصف دے رہے ہیں، آپ اسے پوری تھیلی دے دیں، لہٰذا میں نے پوری تھیلی اس کے حوالے کردی، وہ تھیلی لے کر گھر گیا تو میرا تاجر دوست اس ہاشمی کے پاس گیا، کہا عید کی آمد آمد ہے، گھر میں کچھ نہیں ہے، کچھ رقم قرض چاہیے، ہاشمی نے وہی پوری تھیلی تاجر دوست کے حوالے کردی، تاجر کو اپنی ہی دی ہوئی تھیلی دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ وہ تاجر دوست تھیلی ہاشمی کے پاس چھوڑ کر میرے پاس آیا، میں نے اس کو پورا واقعہ سنایا، دراصل تاجر دوست کے پاس بھی اس تھیلی کے علاوہ کچھ نہیں تھا، اس نے سارا مجھے دے دیا تھا اور خود قرض لینے ہاشمی کے پاس چلا، ہاشمی نے جب وہ تھیلی حوالے کرنا چاہی تو راز کھل گیا۔

ایثار وہمدردی کے اس انوکھے واقعہ کی اطلاع جب وزیر یحییٰ بن خالد کے پاس پہنچی تو وہ دس ہزار دینار لے کر آئے، کہنے لگے ان میں دو ہزار آپ کے، دو ہزار آپ کے ہاشمی دوست کے، دو ہزار تاجر دوست کے اور چار ہزار آپ کی اہلیہ کے ہیں؛ کیوں کہ وہ تو سب سے زیادہ قابل قدر اور لائق اعزاز ہے۔

اسی طرح حضرت ربیع بن خثیم مشہور تابعی ہیں، ان کے زہد وتقویٰ اور دنیا سے بے رغبتی کے یادگار واقعات تاریخ کی کتابوں کی زینت بنے ہوئے ہیں۔

ایک مرتبہ ان پر فالج کا حملہ ہوا، صاحب فراش ہوگئے، انسان بیمار ہو تو خواہشات کا نخلِ آرزو ہرا ہوجاتا ہے، انھیں مرغی کے گوشت کھانے کی خواہش ہوئی، چالیس دن تک اس کا اظہار نہیں کیا، اس کے بعد بیوی سے کہا، انھوں نے مرغی کا گوشت بنا کر آپ کے سامنے پیش کیا، ابھی آپ نے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ دروازے سے فقیر نے خیرات کی صدا لگائی، آپ نے اپنا ہاتھ کھینچا اور اہلیہ سے فرمایا یہ فقیر کو دے آؤ، اہلیہ نے کہا میں فقیر کو اس سے بہتر چیز دے آتی ہوں، آپ نے پوچھا وہ کیا ہے، کہنے لگیں اس کی قیمت، فرمایا بہت اچھا قیمت لے آؤ، وہ قیمت لے کر آئیں تو آپ نے فرمایا یہ کھانا اور قیمت دونوں اس فقیر سائل کو دے آؤ۔

اسلام کی پاکیزہ تعلیمات نوجوان نسل کو اچھے اخلاق وکردار کا خوگر بنانا چاہتی ہیں، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! انسان کو جو کچھ عطا ہوا ہے اس میں سب سے بہتر کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا اچھے اخلاق۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان والوں میں زیادہ کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں، جو اخلاق کے اعتبار سے زیادہ اچھے ہیں، بلاشبہ اخلاق کا مقام بہت بلند ہے اور انسان کی سعادت ونیک بختی، فلاح وکامرانی کی معراج میں اخلاق کا بڑا اہم اور خاص دخل ہے، کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے۔

اخلاق کی دولت سے بھرا ہے میرا دامن
گو پاس میرے درہم ودینار نہیں ہیں

اسلام کی پاکیزہ تعلیمات نوجوان نسل کو اخلاقِ حسنہ کا درس دیتی ہیں، بزرگوں کا ادب واحترام، چھوٹوں پر شفقت، علماء کی قدر ومنزلت محتاجوں اور بے کسوں کی دادرسی، ہم عمروں کے ساتھ محبت والفت اور جذبۂ ایثار وہمدردی کا سبق دیتی ہے، معلم اخلاق محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيرَنَا لَيسَ مِنَّا“ ”جو شخص ہمارے چھوٹوں کے ساتھ رحم اور ہمارے بڑوں کی توقیر نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں“ بہ ظاہر یہ ایک مختصر سی حدیث ہے، لیکن اپنے اندر ایسی وسعت وگہرائی رکھتی ہے کہ اگر ساری کائنات اس حدیث پر عمل کرلے تو دنیا کے سارے جھگڑے ختم ہوجائیں، ظاہر ہے کہ اگر ہر شخص اپنے چھوٹوں سے پیار ومحبت، شفقت ورحم کا معاملہ اور نرمی کا برتاؤ کرے اور ہر چھوٹا اپنے بڑوں کی عزت واحترام کو ملحوظ رکھے، ان کی تعظیم وتکریم کرے تو جذبہ ایثار وہمدردی پروان چڑھے گا اور اس طرح معاشرہ الفت ومحبت کا گہوارہ بن جائے گا، اسلامی تاریخ میں مسلمانوں کے جذبہ ایثار اور دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دینے کی ایسی بے شمار مثالیں پائی جاتی ہیں، جس کی نظیر کسی دوسری قوم ومذہب میں نہیں ملتی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری کے گھر رات کو مہمان آگیا، ان کے پاس صرف اتنا کھانا تھا کہ یہ خود اور ان کے بچے کھاسکیں، انھوں نے اپنی بیوی سے فرمایا کہ بچوں کو کسی طرح سلادو اور گھر کا چراغ گل کردو، پھر مہمان کے سامنے کھانا رکھ کر برابر بیٹھ جاؤ کہ مہمان سمجھے کہ ہم بھی کھارہے ہیں؛ مگر ہم نہ کھائیں؛ تاکہ مہمان پیٹ بھر کھاسکے۔ (ترمذی)

حضرت قشیریؒ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ صحابہ کرامؓ میں سے ایک بزرگ کو کسی شخص نے ایک بکری کا سر بہ طور ہدیہ پیش کیا، اس بزرگ نے خیال کیا کہ ہمارا فلاں بھائی اور اس کے اہل وعیال ہم سے زیادہ ضرورت مند ہیں، یہ سر ان کے پاس بھیج دیا، یہ سر جب دوسرے بزرگ کے پاس پہنچا تو اسی طرح انھوں نے تیسرے کے پاس اور تیسرے نے چوتھے کے پاس بھیج دیا، حتیٰ کہ سات گھروں میں پھرنے کے بعد یہ سر پہلے بزرگ کے پاس واپس آگیا۔

ایک مرتبہ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے چار سو دینار ایک تھیلی میں رکھ کر غلام کے سپرد کیے کہ ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے پاس لے جاؤ کہ ہدیہ ہے قبول کرکے اپنی ضرورت میں صرف کرلیں اور غلام کو ہدایت کردی کہ ہدیہ دینے کے بعد کچھ دیر گھر ٹھہر جانا اور دیکھنا کہ ابوعبیدہ اس رقم کا کیا کرتے ہیں، غلام نے حسب ہدایت یہ تھیلی حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کردی اور ذرا ٹھہر گیا، ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے تھیلی لے کر کہا کہ اللہ ان کو یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کا صلہ دے اور ان پر رحمت فرمائے اور اسی وقت اپنی کنیز کو کہا کہ لو، یہ سات فلاں کو پانچ فلاں شخص کو دے آؤ، حتیٰ کہ پورے چار سو دینار اسی وقت تقسیم کردیے، غلام نے واپس آکر واقعہ بیان کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی طرح چار سو دینار کی ایک دوسری تھیلی تیار کی ہوئی غلام کو دے کر ہدایت کی کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو دے آؤ اور وہاں بھی دیکھو کہ وہ کیا کرتے ہیں، یہ غلام لے گیا، انھوں نے تھیلی لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حق میں دعا دی رَحِمَهُ اللّٰهُ وَ وَصَلَه (اللہ ان پر رحمت فرمائے اور ان کو صلہ دے) یہ بھی تھیلی لے کر فوراً تقسیم کرنے کے لیے بیٹھ گئے اور اس کے بہت سے حصے کرکے مختلف گھروں میں بھیجتے رہے، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی بیوی یہ سب ماجرا دیکھ رہی تھیں، آخر میں بولیں کہ ہم بھی تو بخدا مسکین ہی ہیں، ہمیں کچھ ملنا چاہیے، اس وقت تھیلی میں صرف دو دینار رہ گئے تھے، وہ ان کو دے دیے۔ غلام یہ دیکھنے کے بعد لوٹا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ سب بھائی بھائی ہیں۔

غور کیجیے کہ ان نفوسِ قدسیہ کے اندر فقر وفاقہ اور اپنی ضرورت واحتیاج کے باوجود اپنے دینی بھائی کی ضرورت وحاجت کو مقدم رکھنے اور اپنی بیوی بچوں کو بھوکا سلا دینے کی یہ صفات محمودہ صرف اور صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت وتربیت سے آئی۔

اسی طرح کا واقعہ حضرت حذیفہ عدوی رضی اللہ عنہ کا ہے، فرماتے ہیں کہ میں جنگ یرموک میں اپنے چچازاد بھائی کی تلاش شہداء کی لاشوں میں کرنے کے لیے نکلا اور کچھ پانی ساتھ لیا کہ اگر ان میں کچھ جان ہوئی تو پانی پلادوں گا، ان کے پاس پہنچا تو کچھ رمق زندگی کی باقی تھی، میں نے کہا کہ کیا آپ کو پانی پلادوں؟ اشارے سے کہا کہ ہاں، مگر فوراً ہی قریب سے ایک دوسرے شہید کی آواز آہ آہ کی آئی تو میرے بھائی نے کہا کہ یہ پانی ان کو دے دو، میں ان کے پاس پہنچا اور پانی دینا چاہا تو تیسرے آدمی کی آواز ان کے کان میں پڑی، اس نے بھی اس تیسرے کو دینے کے لیے کہہ دیا، اسی طرح یکے بعد دیگرے سات شہیدوں کے ساتھ یہی واقعہ پیش آیا، جب ساتویں شہید کے پاس پہنچا تو وہ دم توڑ چکے تھے، یہاں سے اپنے بھائی کے پاس پہنچا تو وہ بھی ختم ہوچکے تھے۔

اندازہ کیجیے کہ اگر پیاس کی شدت، گرمی ودھوپ کی تپش، زخموں سے چور اور پھر حالت بھی نزع کی... ایسے نازک موقع پر دوسروں کا خیال محض نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم وتربیت، آپ کے عملی نمونہ اور قوت ایمان کا ہی کرشمہ ہوسکتا ہے، اخلاق واقدار کی بلندی کے اسی اعجاز کی طرف قرآن کریم نے اشارہ کیا ہے ”وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ“ ”اور وہ دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں، اگرچہ خود تنگ دست ہوں“ دینی اخوت، اسلامی ہمدردی وغم خواری، للّٰہیت، الفت ومحبت، دوسروں کی خبرگیری وخیرخواہی اور بے غرضانہ تعاون، یہ وہ اخلاق واقدار ہیں جن کے ذریعہ آپس میں دل ایک دوسرے سے ملے رہتے ہیں، آپسی تعاون وہمدردی کا جذبہ پائیدار وبیدار ہوتا ہے، معاشرتی زندگی کے حوالے سے ان اخلاق واقدار سے متصف ہوئے بغیر ”نسلِ نو“ ماحول ومعاشرہ میں اسلامی کردار کی ذمہ داری سے عہدہ برآ نہیں ہوسکتی، نئی نسل کی اولین ذمہ داری یہی ہے کہ وہ اسلام کی تعلیم اخلاقیات سے آراستہ وپیراستہ ہوکر معاشرہ میں خود اس کا عملی نمونہ پیش کرے۔

جنھیں حقیر سمجھ کر بجھا دیا تم نے
وہی چراغ جلاؤ تو روشنی ہوگی

اسلامی تہذیب وتمدن کی خصوصیات

مولانا قاری عبداللہ سلیم صاحب

کسی بھی قوم کی تہذیب وتمدن کا جب تذکرہ ہوتو اس کے ذیل میں رہن سہن، خوردونوش، شادی وغمی، باہمی میل ملاپ، لین دین کے معاملات اور افکار وخیالات کا ذکر ہوگا، یہ امور جس قوم کے جس درجہ پاکیزہ ہوں گے اور جان ومال، اور عزت وعصمت کی حفاظت کا جس قدر صاف ستھرا دستور ان کے یہاں ہوگا اسی قدر وہ قوم مہذب ومتمدن کہلائے گی۔ اس اصول کی روشنی میں مذاہب کا مطالعہ کرنے والے اس اعتراف پر مجبور ہیں کہ اسلام نے اس باب میں جو ہدایات دی ہیں، اصولی ہوں یا فروعی بلاشبہ بے مثال ہیں اور اسلام کے اس دعوے کے لئے آئینی حجت ہیں کہ اسلام پروردگار عالم کی طرف سے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا آخری اور قیامت تک نوع انسانی کے لئے کامیابی کا ضامن مذہب ہے۔ اس مختصر مقالہ میں اسلامی تہذیب وتمدن کی خوبیوں کا احاطہ تو دشوار ہے لیکن بطور ”مشتے نمونہ از خروارے“ چند امور پر ایک سرسری نظر ڈال لی جائے۔

توحید

بعض لوگوں کو حیرت ہوگی لیکن ہم یہاں بھی عقیدۂ توحید ہی کو اولیت کا درجہ دیں گے کیونکہ یہی وہ مرکزی نقطہ ہے جس کے گرد تمام اعمال واقوال اور افکار گھومتے ہیں۔ خدا کے حاضر وناظر ہونے اور اس کے روبرو جواب دہی کا عقیدہ خلوت وجلوت میں ہر برائی سے اس طرح روکتا ہے کہ یہ رکنا صرف مصلحت نفس کی خاطر نہیں ہوتا کہ جہاں مصلحت برعکس کی متقاضی ہو وہاں ارتکاب کر بیٹھے بلکہ ہر خیر وشر میں اپنے خالق ومالک کی رضا مطلوب ہوتی ہے۔

عقیدۂ رسالت

اسی طرح عقیدہ رسالت بھی نہایت اہم ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی کتاب ہدایت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا معیار خیر وشر ہے، اس طرح اس عقیدے سے بھی اعمال وافکار میں مرکزیت اور یکسانیت پیدا ہوتی ہے، ورنہ یا تو مرغوبات نفس کو معیار بنایا جاتا ہے یا ملی رواج کو اور یہ دونوں چیزیں زمان ومکان کے تابع ہوا کرتی ہیں، اسی وجہ سے بہت سی برائیاں معمول بہا بن جانے کے باوجود طبیعت ان سے ابا نہیں کرتی، ظاہر ہے کہ اس طرح صاف ستھرا تمدن برقرار نہیں رہ سکتا۔ اس سے بخوبی واضح ہوجاتا ہے کہ اسلامی تہذیب وتمدن پر اس کے متعینہ عقائد کا کس قدر اثر ہے، اسی طرح عبادات سے بھی زندگی کو پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔

نماز وحج

مثلاً حج اور پنجگانہ نمازوں سے لباس وبدن کی صفائی، تواضع نفس اور اخلاق وافکار کی پاکیزگی جس طرح حاصل ہوتی ہے اس کی مثال دیگر اقوام میں نہیں ملتی، اس کے علاوہ پنجگانہ نمازوں سے محلے اور جمعہ وعیدین سے بستی کی اجتماعیت اور حج سے عالمی اجتماعیت اور باہمی انس وہمدردی پیدا ہوتی ہے۔

روزہ وزکوۃ

اسی طرح روزہ وزکوۃ سے ضبط نفس، طبقاتی یکسانیت، ایثار وقناعت جیسی اہم خصلتیں پیدا ہوتی ہیں، خود غرضی اور نفس ومال کی محبت میں حیرت انگیز کمی ہوجاتی ہے، مشاہدہ یہ ہے کہ یہ فوائد صرف ان ہی عبادتوں سے حاصل ہوتے ہیں، دیگر اقوام نے یہ فوائد دوسرے طریقوں سے حاصل کرنے چاہے لیکن کامیابی نہیں ہوئی، کیونکہ تعین ملکیت میں یہ قومیں افراط وتفریط کا شکار ہوگئیں، کسی نے فردی ملکیت کو اس طور پر تسلیم کیا کہ اس میں کسی دوسرے کا کوئی بھی حق نہیں رکھا، نتیجۃً اقتصادی نابرابری اور پھر طبقاتی تصادم کا سامنا کرنا پڑا، دوسری قوموں نے بطور ردعمل کے فردی ملکیت سے انکار کردیا، نتیجۃً محنت وعمل، لگن اور اخلاص مفقود ہوگیا، اسلام نے یہ فطری طریقہ اختیار کیا کہ فردی ملکیت کو بھی تسلیم کیا اور مملوکہ مال نامی کے حاصل شدہ ومقررہ منافع میں غریبوں وبے سہاروں کا متعینہ حق بھی مقرر کیا۔ اسی طرح معاشرت ومعیشت سے متعلق دیگر امور میں اسلام کی ہدایات اور نقطۂ نظر کو دیکھا جائے تو وہ فطرت انسانی کے عین مطابق نظر آتے ہیں۔

رہن سہن

مثلا رہن سہن اور وضع قطع کے سلسلہ میں کسی متعینہ حد کا پابند نہیں بنایا گیا، اس سلسلہ میں تمام ہدایات اسلامی کو دیکھا جائے تو صرف دو اصولی باتیں سامنے آتی ہیں:

(۱) جائز ذرائع سے پیدا کردہ ہر حلال شئی کو استعمال کرنے کا حق ہر انسان کو حاصل ہے خواہ وہ ایک پیسے کی ہو یا ایک لاکھ روپے کی، البتہ اسلام سادگی اور صفائی کو پسند کرتا ہے، نام ونمود اور حق تلفی اس کو ناپسند ہے۔

(۲) جو ڈھنگ بھی اختیار کیا جائے وہ کسی دوسری ملت کا مخصوص شعار نہ ہو۔

طہارت ونظافت

صفائی ستھرائی ہر قوم میں کسی نہ کسی درجہ میں پائی جاتی ہے، لیکن اسلام نے طہارت اور نظافت کے لئے جس طرح تفصیل کے ساتھ جداگانہ اور مکمل حدود قائم کی ہیں اس کی مثال نہیں ملتی، بلاشبہ اسلام میں نظافت بدرجہ استحسان وتکمیل طہارت محمود ہے، جب کہ بعض دوسری اقوام میں کچھ اجزاء نظافت درجۂ لزوم اختیار کئے ہوئے ہیں، جیسے روزانہ صبح کا اشنان اور یومیہ فرش خانہ کی لپائی، لیکن اول تو دوسری ناپاکیوں کے ہوتے ہوئے اس نظافت کا کیا مقام رہ جاتا ہے تاہم یہ پہلو بھی قابل لحاظ ہے کہ اسلام جیسا عالمگیر مذہب اگر اس طرح کے امور کو واجب قرار دیتا تو ہر جگہ اور ہر موسم میں اس کی تعمیل کیسے ہوسکتی تھی۔

خوردونوش

اسلام نے کھانے اور پینے کی ہر چیز کو حلال قرار دیا، البتہ جن چیزوں میں فکر وخیال، اخلاق وکردار اور جسمانی وروحانی صحت کے لئے نقصان غالب ہے ان سے روکا ہے، خواہ جزوی طور پر ان میں کوئی فائدہ ہی کیوں نہ ہو، اسلام نے اعتبار غلبہ کا کیا ہے اور نہ صرف یہی بلکہ خوردونوش کے طریقوں میں بھی اسی اصول کو پیش نظر رکھا، پھر اسلام نے رزق کو بطور خاص خدا کی نعمت قرار دیا ہے جس کا لازمی اثر فکر وعمل پر ہی پڑتا ہے کہ جس کو جو میسر آجائے وہ اسی کو اپنا حصہ مقدرہ سمجھ کر مطمئن وشکر گزار رہے۔

شادی وغمی

خوشی اور دکھ کے انفرادی اور اجتماعی مواقع پر بھی اسلام نے فطری جذبات سے صرف نظر نہیں کیا، ہاں زوائد اور غیر طبعی امور سے روک کر طبعی حدود میں اذیت ومسرت کے مظہر اعمال کی اجازت دی، پھر مزید ایسی ہدایات بھی دی گئیں جن سے ان مواقع پر متانت اور عبدیت ورضا بالقضاء کا مظاہرہ ہو۔

مثلاً عید الفطر اور عید الاضحیٰ خوشی کے دو دن ہیں تمام اقوام وملل کے قومی دنوں کی تقریبات کے برعکس نہ عیدین میں ناچ گانا ہے نہ رنگ رلیاں؛ بلکہ اچھا کھانے اور اچھا پہننے کے ساتھ داد ودہش اور وقار وتواضع کے ملے جلے جذبات کے ساتھ خدا کے حضور دوگانہ ادا کرنا ہے۔

اسی طرح کسی بھی حادثہ پر انا للہ وانا الیہ راجعون کے پڑھ دینے اور میت کے کفن دفن اور نماز جنازہ وغیرہ سے عبدیت اور رضا بالقضاء کا بے مثال مظاہرہ ہوتا ہے، تمام رشتہ داروں کے لئے زیادہ سے زیادہ تین دن کے اور بیوہ کے لئے ۴؍ماہ دس یوم کے جائز سوگ کی اجازت دیکر یہ بتلادیا کہ غم والم کے فطری جذبات کو دین فطرت پامال نہیں کرتا۔

باہمی میل ملاپ

تعلقات کے سلسلہ میں بھی اسلام نے حقوق ومراتب کی بڑی رعایت رکھی ہے، والدین کی خدمت اور اطاعت کی (بشرطیکہ اطاعت خداوندی سے تصادم نہ ہو) اور ذہن وقلب کو ہمدردی ووفاداری اور غمگساری میں مشغول رکھنے کی سخت اور بے لچک تاکید کی ہے۔

والدین کے علاوہ بھی ہر بڑے کی توقیر اور چھوٹے پر شفقت کو ایسا عمل قرار دیا گیا کہ جو اس سے تہی دست ہو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے زمرے سے خارج قرار دیا ہے، اسی طرح مقتداء وپیشوا کی فرماں برداری اور اعزاز واحترام کو ناگزیر قرار دیا گیا اور ایسی حرکت کو ممنوع قرار دیا جس سے نسب ومنصب کی عزت، ذاتی یا اخلاقی وجاہت اور امن وامان کو خطرہ لاحق ہو، جیسے تمسخر، بدکلامی وفحش گفتاری، بے وقعت ناموں اور لقبوں سے خطاب، عیب چینی وعیب جوئی، بدظنی وغیبت اور اپنے نسب ومنصب پر بیجا فخر اور کبر ونخوت وغیرہ۔

لین دین

ہر شخص کے لئے یہ ناممکن ہے کہ اس کو زندگی کی ہر ضرورت میں کام آنے والی چیز از خود مہیا ہوسکے یا وہ بغیر کسی تعاون کے فراہم کرسکے، اسی لئے انسانی تمدن نے تکمیل ضروریات کے لئے آپسی لین دین کے مختلف طریقوں کو وجود بخشا خواہ یہ لین دین با نفع ہو یا بلا نفع۔

اسلام نے اس اہم معاشی مسئلہ سے بھی صرف نظر نہیں کیا، دین فطرت نے اس بات میں بھی یہ متوازن اصول اختیار کیا کہ تمام عقود ومعاملات جائز ہیں، خواہ روپیہ کا روپیہ سے تبادلہ ہو یا اشیاء کا اشیاء سے، نقد ہو یا ادھار بشرطیکہ ایک فریق کا نفع بغیر کسی عوض کے نہ ہو یا نفع کی مقدار یا تناسب مجہول نہ ہو، یا اسی طرح ایفاء معاملہ کی مدت غیر معین نہ ہو، اسی وجہ سے سود اور جوئے کی تمام صورتیں اسلام نے حرام قرار دے دیا، اس لئے کہ ان صورتوں میں ظلم بھی ہے اور فساد کا دروازہ بھی کھلتا ہے، ان کے علاوہ بیع وشراء، شرکت ومضاربت، مساقات ومزارعت، اجارہ ورہن، ہبہ اور دین کی تمام جائز صورتوں کی اجازت دی گئی ہے، اور ان میں بھی ایسی تدابیر اکو ملحوظ رکھا گیا کہ جن سے ظلم وزیادتی اور نزاع کا امکان تک ختم ہوجائے، مثلاً قرض وغیرہ کا معاہدہ طے ہوتے وقت تفصیلات معاہدہ لکھنے کی قرآن حکیم میں ہدایت موجود ہے۔

غرض اسلامی تہذیب وتمدن کے جس گوشہ وپہلو کو دیکھا جائے وہ اسی طرح پاکیزہ اور برتر ہے گویا یہ حال ہے:

زفرق تابقدم ہرکجا کہ می نگرم
کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا اینجاست

کورونا کا بڑھتا دائرہ اور ہماری سرد مہری!

ڈاکٹر مشتاق احمد

ملک کے دارالسلطنت دہلی میں جس طرح کورونا کا دائرہ روز بروز بڑھتا جارہا ہے اور انسانی اموات میں اضافے ہو رہے ہیں اس سے یہ ثابت ہوگیا ہے کہ کورونا جیسی جان لیوا بیماری سے ابھی ہمیں نجات ملنے والی نہیں ہے، لاکھ دعووں کے باوجود اب تک اس وباء کی دوا نہیں بن پائی ہے اور مختلف بین الاقوامی دوا کمپنیوں کے ساتھ ساتھ سرکاری اداروں کے ذریعہ تجربے ہی کیے جارہے ہیں، ہمارے ملک میں بھی دوا بنائی گئی ہے؛ لیکن اس کا استعمال ابھی نہیں ہو رہا ہے کیوں کہ یہ دوا ابھی بھی تجربے کے مرحلے سے گذر رہی ہے، اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ دوا کب تک تجربہ گاہوں سے نکل کر عوام الناس کے لیے راحت کا سامان بنتی ہے، گذشتہ دنوں دہلی ہائی کورٹ نے حکومتِ دہلی کو جس طرح پھٹکار لگائی ہے اس سے یہ ثابت ہوگیا ہے کہ دہلی حکومت جس طرح کورونا کی جانچ اور اس کے علاج کے انتظامات کا دعویٰ کررہی تھی وہ کھوکھلا ثابت ہوا ہے کہ یومیہ اموات کی شرح میں اضافے ہی ہورہے ہیں، دہلی حکومت اموات کی شرح میں اضافے کے لیے سب سے بڑی وجہیں عوام کی لاپرواہی اور ماسک کے استعمال سے گریز کو قرار دے رہی ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ کورونا کے آغاز کے وقت جس طرح کے خوف کا ماحول تھا اس میں کمی ہوئی ہے اور اب بازاروں میں عام دنوں جیسی بھیڑ بھی نظر آنے لگی ہے۔

حال ہی میں بہار میں اسمبلی انتخاب ہوا ہے اور عوامی جلسوں میں جو نظارہ دیکھنے کو ملا اس سے یہ اندازہ ہوا کہ اب لوگ کورونا سے کتنے لاپرواہ ہوچکے ہیں، ظاہر ہے کہ یہ بیماری ابھی ختم نہیں ہوئی ہے اور اس کے لیے دوا بھی دستیاب نہیں ہے ایسی صورت میں اس کے مضر اثرات نمایاں ہوں گے، یہ حقیقت بھی اپنی جگہ مسلّم ہے کہ حکومت صرف قانون بنا سکتی ہے اور اس کے عمل کے لیے ٹھوس لائحہ عمل تیار کرسکتی ہے؛ لیکن جب تک عوام الناس اس قانون کو قبول نہیں کرتی اور اس پر ایماندارانہ عمل نہیں کرتی اس وقت تک اس قانونی اقدام کے خاطر خواہ فائدے نہیں ہوسکتے، اس سچائی سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ کسی بھی سرکاری احکامات کے نفاذ کے لیے عوام کو ذہنی طور پر تیار کرنا بھی ضروری ہے اور اس کے لئے صرف قانونی ڈنڈے سے کام نہیں ہوسکتا بلکہ ماضی کے اسباق یہ بتاتے ہیں کہ قانونی نفاذ میں سماجی کارکنوں اور مذہبی رہنماؤں کے ساتھ ساتھ رضا کار تنظیموں کی پہل سے مفادِ عامہ کے قانون کا نفاذ ممکن بنا ہے اور اس کے مثبت نتائج برآمد ہوئے ہیں جس سے معاشرے کو نہ صرف راحت نصیب ہوئی ہے بلکہ ایک نئی جہت بھی عطا ہوئی ہے۔ یاد کیجیے کہ ہمارے ملک میں ایک وقت ایسا تھا کہ بیوائیں چتاؤں پہ جلائی جاتی تھیں، انگریزی حکومت نے اس کے لیے قانون بھی بنا رکھے تھے لیکن اس کے باوجود اس سماجی بیماری کا خاتمہ نہیں ہورہا تھا لیکن راجا رام موہن رائے نے ایک سماجی تحریک چلا کر اس کا خاتمہ کیا۔ اسی طرح ہمارے ملک میں کم عمری کی شادی قانونی جرم ہے لیکن اس کے باوجود اس پر قابو نہیں پایا گیا جب تک سماجی تنظیموں اور مذہبی رہنماؤں نے اس کے لیے تحریک نہیں شروع کی۔ اب شاذ و نادر ہی کم عمری میں شادی کی خبریں ملتی ہیں۔ ہمارے ملک میں جہیز مخالف قانون موجود ہے لیکن جہیز جیسی لعنت میں کمی نہیں ہورہی ہے، نتیجہ ہے کہ جہیز جیسی لعنت پر ہم قابو نہیں پاسکے۔ مذہب اسلام جہاں جہیز کا تصور بھی نہیں تھا اس مذہب کے ماننے والوں کے اندر بھی یہ لعنت دخیل ہے اور اسلامی معاشرے کے لیے ناسور بن چکا ہے۔

بہر کیف! دہلی حکومت نے اب ماسک نہیں لگانے والے کے لیے جرمانے کی رقم پانچ سو روپے سے بڑھا کر دو ہزار کردیا ہے، اب تک پورے ملک میں اربوں کھرب جرمانے کی رقم وصولی جاچکی ہے اس کے باوجود اسّی فیصد افراد ماسک لگانے کے تئیں سنجیدہ نظر نہیں آرہے ہیں، بازاروں میں دیکھئے تو اندازہ ہوتا ہے کہ لوگ کتنے لاپرواہ ہیں، اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ قانون بنانے یا جرمانے کی رقم وصولنے سے زیادہ سماجی بیداری کو اہمیت دیں اور رضا کار تنظیموں کو بھی چاہیے کہ وہ قومی سطح پر ماسک لگانے کی مہم کو تیز کریں، کیوں کہ جرمانے کی رقم بڑھانے سے خوف کا ماحول تو پیدا ہوسکتا ہے لیکن کارآمد ثابت نہیں ہوسکتا، کیوں کہ ہر جگہ انتظامیہ کے لوگ موجود نہیں ہوں گے کہ وہ جرمانے کی رقم وصولتے رہیں۔

اس لئے ضروری یہ ہے کہ تمام تر سیاست سے اوپر اٹھ کر ملک میں کورونا کے زور کو کم کرنے کے لیے سماجی تحریک چلائی جائے، ہمارے ملک کے سکنڈری اسکول سے لے کر یونیورسٹی تک طلباء کی تنظیمیں ہیں، این سی سی اور این ایس ایس کے کیڈر ہیں اور ملک میں لاکھوں رضا کار تنظیمیں رجسٹرڈ ہیں، اگر یہ سبھی مل کر ماسک کی پابندی کی مہم کو تیز کریں اور کوویڈ 19 کے اصول وضابطے کو عملی طور پر اپنانے کی تحریک چلائیں تو ممکن ہے کہ اس عالمی وبا سے ہم جلد نجات پاسکیں، مگر سچائی یہ ہے کہ صرف کاغذی طور پر کوویڈ 19 کے ضابطوں کی خانہ پُری ہورہی ہے، نتیجہ ہے کہ تعلیمی اور سرکاری اداروں میں بھی ماسک کی پابندی دکھائی نہیں دے رہی ہے، گذشتہ دنوں ہی ہریانہ کے ایک اسکول میں تین درجن سے زائد طلباء وطالبات کورونا سے متاثر پائے گئے، ظاہر ہے کہ وہاں بھی بے احتیاطی ہوئی ہے اس لئے اس وبا سے نجات پانے کے لیے سماجی تحریک کہیں زیادہ مؤثر ثابت ہوسکتی ہے شرط یہ ہے کہ اب کورونا کے نام پر سیاست کم ہو اور ملک کے عوام کی جانیں بچانے کے لیے ٹھوس اقدام اٹھائیں جائیں، جیسا کہ دہلی ہائی کورٹ کے عزت مآب جج صاحبان نے دہلی حکومت کی کارکردگی پر تبصرہ کرتے ہوئے اپنے تاثرات بیان کئے ہیں کہ حکومت صرف دکھاوے کے لیے نہیں بلکہ عوام کی جان بچانے کے لئے متحرک ہو، جج صاحبان کا تبصرہ صرف اور صرف دہلی حکومت کے لیے ہی تنبیہ نہیں ہے بلکہ دیگر ریاستوں کے سربراہوں کے لئے بھی ہے اور ہمارے سیاست دانوں کے لیے بھی، کیوں کہ حالیہ دنوں میں جہاں کہیں بھی سیاسی جلسے ہورہے ہیں وہاں کووڈ 19 کے اصول وضابطے کی دھجیاں اڑائی جارہی ہیں، اگر ہمارے سیاسی رہنماؤں کے ذریعہ یہ پیغام دیا جانے لگے کہ کسی بھی سیاسی جلسے میں جھنڈے، بینر، پوسٹر سے زیادہ توجہ ماسک پر دی جائے اور شرکاء کے لیے ماسک کی پابندی ضروری قرار دی جائے تو ممکن ہے کہ کورونا کے زور کو روکا جاسکے، کیوں کہ آنے والے دنوں میں مغربی بنگال میں بھی انتخابی عمل شروع ہونے والا ہے بلکہ اس کی سرگرمیاں تیز ہوگئی ہیں۔

ایسی صورت میں کورونا کے قہر کو روکنے کے لئے صرف جرمانے کی رقم وصولنے سے کہیں زیادہ سماجی اور مذہبی تنظیموں کو فعال بنانے کی جدوجہد کرنی ہوگی کہ سماجی بیداری سے ہی اس لاعلاج وباء سے نجات کا راستہ ہموار ہوسکتا ہے محض نعرے بازی سے نہیں کہ گذشتہ چھ سات ماہ سے کورونا کے قہر نے ہمارے ملک کی معیشت کو کس قدر اثر انداز کیا ہے اس سے ہم سب بخوبی واقف ہیں، اگر سنجیدگی سے اس پر عمل نہیں کیا گیا تو اس کے بھیانک نتائج کیلیے ہم سب کو تیار رہنا چاہیے۔

کیا بائڈن بدل پائیں گے امریکہ کی ترجیحات؟

آشیش رے

امریکہ اور دنیا کے لیے برا خواب آخرکار ختم ہورہا ہے، ڈونالڈ ٹرمپ اب جو بائڈن کو صدر کے طور پر ذمہ داری سنبھالنے سے روکنے کی حالت میں نہیں ہیں۔ لہٰذا امریکہ میں دھیرے دھیرے حالات معمول پر آرہے ہیں۔ اس برے خواب کو ختم ہونے کے ساتھ ہی دھیان بائڈین کی جیت پر جاتا ہے۔ یقیناً ہی یہ معمولی جیت نہیں۔ پریشان کرنے والی اس دلیل کے باوجود کہ ٹرمپ پھر بھی ۴ء۷ کروڑ ووٹروں کا اعتماد جیتنے میں کامیاب رہے، یہ جیت بہت خاص ہے، مشہور ووٹوں میں ۷۰/لاکھ اور ۴/فیصد کے فرق اور اہم الیکٹورل کالج ووٹوں میں ڈونالڈ ٹرمپ کی ۲۳۲/ کے مقابلے ۳۰۶/سیٹیں حاصل کرنے والے جو بائڈین کی جیت بتاتی ہے کہ امریکہ کے لوگوں نے انھیں پورے من سے عہدہ کے لیے منتخب کیا۔ حالانکہ انھیں وراثت میں ایسی دنیا ملی ہے جسے ڈونالڈ ٹرمپ نے کہیں زیادہ خطرناک بنا دیا، شمالی کوریا کے تاناشاہ کم جونگ نے ان کو لالی پاپ تھمایا، افغان طالبان پر بھروسہ کیا اور عراق کو دلدل میں چھوڑ دیا۔ اُدھر چین نے برطانیہ کے ساتھ کیے سمجھوتے کو توڑتے ہوئے ہانگ کانگ پر اپنے پنجے گڑا دیئے ہیں، اپنے لاکھوں ایغور مسلم اقلیتوں کو قید میں ڈال رکھا ہے اور ہندوستان کے ساتھ ایک جارحانہ محاذ کھول رکھا ہے۔ سی این این نے تبصرہ کیا ہے کہ صدر رہتے جو بائڈن کے ڈونالڈ ٹرمپ کے سلوک، پالیسیوں وغیرہ میں کافی کچھ بدلاؤ کا امکان ہے۔ بائڈن اور ہندنژاد نائب صدر عہدہ کے لیے منتخب کی گئیں کملا ہیرس کے لیے فوری چیلنج امریکہ میں کورونا وائرس سے نمٹنے کا ہوگا کیونکہ کچھ ماہ کے اندر ہی امریکہ میں اس سے مرنے والوں کی تعداد تین لاکھ ہوسکتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی کورونا وائرس کے سبب بدحال ہوئی معیشت میں واپس جان پھونکنے کا بھی بڑا چیلنج ہے۔ امید کی جاسکتی ہے کہ گلوبل وارمنگ کا مقابلہ اس جوڑی کے ایجنڈے میں اہم ہوگا۔ جو بائڈن نے اعلان کیا ہے کہ ۲۰/جنوری کو امریکہ کے صدر کے طور پر حلف لینے کے ساتھ ہی وہ امریکہ کو ماحولیاتی تبدیلی پر ہوئے پیرس معاہدہ سے پھر جوڑ دیں گے۔ بین الاقوامی سطح پر جانے پہچانے سابق وزیر خارجہ جان کیری کو کابینہ رینک کے ساتھ صدر کے خصوصی سفیر کے طور پر نامزد کرنے کا بائڈن کا فیصلہ بتاتا ہے کہ وہ اس ایشو پر کتنے سنجیدہ ہیں۔ براک اوباما کے صدر رہتے امریکہ نے پیرس میں اس معاہدہ پر دستخط کیے تھے اور تب جان کیری کا اس میں اہم کردار رہا تھا۔ کملا ہیرس کو امریکہ کی پہلی خاتون نائب صدر کے طور پر نامزد کرنے سے لے کر بائڈن نے اپنی کابینہ کو بڑے ہی اثردار طریقے سے منتخب کیا ہے۔ انھوں نے کیوبائی امریکی الیزاندرو میورکاس کو وزیر داخلہ اور ایویلے ہینس کو پہلی خاتون قومی خفیہ ڈائریکٹر کے طور پر نامزد کیا ہے۔ سی آئی اے کی ڈپٹی ڈائریکٹر کے طور پر کام کرچکیں ہینس ۱۷/امریکی خفیہ ایجنسیوں کے درمیان کوآرڈنیشن کا کام کریں گی۔ دلچسپ ہے کہ بائڈن کی فہرست میں افسر سطح پر جن جن لوگوں کے نام شامل ہونے کی بات کی جارہی ہے، ان میں سے زیادہ نے اس طرح کی خبروں کی تردید نہیں کی ہے۔

بہرحال، بائڈن نے وزیر خارجہ کے طور پر اینٹی بلنکین کو نامزد کیا ہے۔ وہ اوباما حکومت میں نائب وزیر خارجہ تھے۔ وہ ایک تجربہ کار شخص ہیں، مانا جاسکتا ہے کہ ان کی ترجیح ہوگی؛ یوروپی یونین کے ساتھ ٹرانس اٹلانٹک اتحاد کو بحال کرنا، جسے ٹرمپ نے تباہ کردیا، چین کی وسعت پسند سیاست کو دیکھتے ہوئے ایشیا میں امریکہ کی ایک سرگرم حالت کو پھر پانا، طالبان کے پھر سے سر اٹھانے کو دیکھتے ہوئے اس بات کا تجزیہ کرنا کہ افغانستان سے فوج واپس بلانے کا ٹرمپ کا فیصلہ درست تھا یا نہیں، ٹرمپ انتظامیہ کی نرمی کے برعکس شمالی کوریا کے وسیع تباہی والے اسلحہ پروگراموں پر پھر سے سختی سے روک لگانا، اسرائیل کے کہنے پر ایران کے ساتھ نیوکلیائی معاہدہ سے ہٹ جانے کا پھر تجزیہ، اور عالمی صحت ادارہ کے ایک رکن کی شکل میں امریکہ کی واپسی جیسے اقدام۔

قومی سیکورٹی مشیر کی شکل میں بائڈن نے جیک سلون کو منتخب کیا ہے۔ اوباما کے پہلے دور کے دوران وہ وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن کے معاون تھے، اس کے بعد وہ بائڈن کے این ایس اے تھے جب وہ اوباما انتظامیہ میں نائب صدر تھے، مانا جاتا ہے کہ انھوں نے ایران نیوکلیائی معاہدہ پر بات چیت کے دوران اہم کردار نبھایا تھا، نامزد لوگوں میں سے زیادہ تر تجربہ کار لوگ ہیں اور کسی بھی حالات کا سامنا کرنے میں اہل ہیں، لیکن سینیٹ کی جانچ کے بعد ہی ان کی طے عہدوں پر تعیناتی ہوسکے گی، ان لوگوں کے ناموں کا انکشاف کرتے ہوئے بائڈن نے کہا ''خارجہ پالیسی اور قومی سیکورٹی ٹیم میرے لیے اصل یقین کو مضبوط کرتی ہے کہ امریکہ تبھی سب سے زیادہ مضبوط ہوگا جب وہ اپنے معاونین کے ساتھ کام کرے، یہ وہ ٹیم ہے جو دکھاتی ہے کہ امریکہ واپس آگیا ہے، وہ دنیا کی قیادت کرنے کے لیے تیار ہے۔ ایک بار پھر وہ سرخرو ہوگا۔''

ایسا اندازہ ہے کہ ملک کے سامنے کھڑے معاشی بحران اور ایک کروڑ لوگوں کو بے روزگاری سے باہر نکالنے کا اہم ذمہ ۷۴/سالہ جینیٹ یلین کو ملنے والا ہے۔ وہ ایک مشہور ماہر معیشت ہیں اور امریکی فیڈرل ریزرو، یعنی سنٹرل بینک کی سربراہ رہ چکی ہیں اور بل کلنٹن کے صدر رہتے ان کی مشیر کے طور پر بھی کام کرچکی ہیں۔

اخبار جہاں، بزنس روزگار وکیریر (از: محمد عادل فریدی)

کمسن ہندنژاد امریکی سائنسدان گیتانجلی راؤ ٹائم میگزین کے سرورق کی زینت

پندرہ سالہ ہندنژاد امریکی گیتانجلی راؤ کو ٹائم میگزین نے پینے کے آلودہ پانی صاف کرنے، اوپیائڈ کی لت ختم کرنے اور سائبر دھونس سے متعلق امور کا مقابلہ کرنے میں ٹکنالوجی کا استعمال کرنے پر فرسٹ کِڈ آف دی ائیر (سال کا پہلا بچہ) منتخب کیا ہے۔ گیتانجلی نے پانی میں سیسہ موجود ہونے کا پتہ چلانے کا آلہ ایجاد کیا ہے، ساتھ ہی سائبر بلنگ کا پتہ چلانے کی ایپ بھی بنائی ہے، اس طرح امریکی شہر کولوراڈو سے تعلق رکھنے والی پندرہ سالہ گیتانجلی راؤ کو ٹائم میگزین کی پہلی کڈ آف دا ائیر بن گئیں۔ ان کا انتخاب پانچ ہزار سے زائد امیدواروں میں سے کیا گیا ہے۔ (یواین آئی)

روس نے لاتویا میں صحافیوں پر کارروائی کی مذمت کی

روس نے یورپی یونین کی پابندیوں کی خلاف ورزی کے بہانے لاتویا میں روسی صحافیوں کے خلاف کارروائی کی شدید مذمت کی ہے، روسی وزارت خارجہ کے جاری کردہ بیان میں کہا گیا ہے کہ ہم ۳/دسمبر کو اسپوتنک کے عملے اور روسی بولنے والے صحافیوں کے خلاف ریگا میں لاتویا اسٹیٹ سکیورٹی سروس کی جارحانہ کارروائیوں کی خلاف ورزی کی مذمت کرتے ہیں، ایسی کارروائی جمہوری اقدار کی خلاف ورزی کرنے اور میڈیا اور میڈیا کی اظہار رائے کی آزادی کا گلا گھونٹنے کی ایک واضح مثال ہے۔ (یواین آئی)

برطانیہ ۲۰۳۰ء تک گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج میں ۶۸/فیصد کمی کرے گا: جانسن

برطانیہ کی حکومت اقوام متحدہ، برطانیہ اور فرانس کے منصوبوں میں ۱۲/دسمبر کو آن لائن کلائمیٹ امبیشن سمٹ سے قبل، سال ۲۰۳۰ء تک گرین ہاؤس کے اخراج میں ۶۸/فیصد کی کمی کرنے کے لئے پابند عہد ہے، وزیر اعظم بورس جانسن جمعہ کو اس کا اعلان کر سکتے ہیں، حکومت کی طرف سے جاری ایک پیشگی بیان میں مسٹر جانسن نے کہا ''آج ہم ۲۰۳۰ء تک اپنی گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج کو کم کرنے کے لئے کسی بھی بڑی معیشت کے مقابلے میں تیزی سے ایک نئے مقصد کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں''۔ (یواین آئی)

وسکانسن سپریم کورٹ کا ٹرمپ کے مقدمے پر سماعت سے انکار

امریکہ میں وسکانسن سپریم کورٹ نے صوبے میں تین نومبر کو ہوئے صدر کے انتخابات میں دو لاکھ سے زیادہ ووٹوں کو غلط قرار دینے والے ٹرمپ مہم کے مقدمے پر جمعرات کو سماعت نہ کرنے کا حکم دیا، عدالت نے اپنے حکم میں مقدمے پر یہ کہتے ہوئے سماعت سے منع کر دیا کہ کینوسروں کے ایک یا ایک سے زیادہ بورڈوں کے پختہ عزم یا وسکانسن الیکشن کمشنر کے چیئرمین کے زیر غور ایک یا ایک سے زیادہ اپیلیں سرکٹ کورٹ میں متاثرہ امیدوار کے ذریعہ دائر کی جاسکتی ہیں۔ وسکانسن کی سپریم کورٹ نے فیصلہ سنایا کہ ٹرمپ مہم کو اپنا مقدمہ نچلی عدالت میں لے جانا ہوگا۔ (یواین آئی)

وائٹ ہاؤس کی مواصلاتی ڈائریکٹر ایلیسا فرح نے استعفیٰ دیا

امریکہ میں وائٹ ہاؤس کی ڈائریکٹر آف کمیونکیشن ایلیسا فرح نے اپنے عہدے سے استعفی دے دیا ہے، واشنگٹن پوسٹ کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ محترمہ فرح نے ٹرمپ انتظامیہ کے ساتھ ساڑھے تین برس کام کرنے کے بعد جمعرات کے روز وائٹ ہاؤس کو اپنا استعفی سونپ دیا ہے، ٹرمپ انتظامیہ کے دیگر عہدیداران نے بھی اس ہفتے اپنی روانگی کا اعلان کیا ہے، امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے کورونا وائرس کی وبا سے متعلق خصوصی مشیر اسکاٹ ایڈمس نے بھی اپنے عہدے سے استعفی دے دیا ہے۔ فیڈرل مواصلاتی کمیشن (ایف سی سی) کے سربراہ اجیت پائی نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ انہوں نے اپنا استعفیٰ دے دیا ہے اور وہ ۲۱/جنوری کو عہدہ چھوڑ دیں گی۔ (یواین آئی)

امریکہ نے چین پر نئی ویزا پابندیا عائد کیں

امریکہ نے چین سے متعلق نئی ویزا پابندیاں متعارف کروائی ہیں جنھیں چینی وزارت خارجہ نے سیاسی دباؤ اور سرد جنگ کی ذہنیت کا نتیجہ قرار دیا ہے۔ امریکی دفتر خارجہ کے ترجمان نے تصدیق کی ہے کہ چین کی کمیونسٹ پارٹی کے تمام ارکان کو ویزے کے اجرا میں نئی پابندیاں متعارف کروادی گئی ہیں، نئے قوانین کے مطابق چین کی کمیونسٹ پارٹی کے ارکان اور ان کے اہل خانہ کو صرف امریکہ کے سفر کے لیے زیادہ سے زیادہ ایک ماہ کا ویزا جاری کیا جائے گا جب کہ اس ویزا پر انہیں ایک ہی بار امریکہ آنے کی اجازت ہوگی، اس سے قبل اس ویزے کی مدت دس برس تک تھی، یاد رہے کہ یہ فیصلہ اس وقت سامنے آیا ہے جب امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے صدارت سے سبکدوش ہونے میں دو ماہ کا عرصہ رہ گیا ہے، امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے تجارتی معاہدوں اور کورونا وائرس کے بعد چین سے متعلق انتہائی سخت گیر موقف اختیار کیا ہے، جس کے بعد دنیا کی ان دو بڑی اقتصادی طاقت تسلیم کیے جانے والے ممالک کے تعلقات انتہائی کشیدہ ہو چکے ہیں۔ (نیوز ایکسپریس پی کے)

فلسطین کے دفاع میں سعودی عرب نے کبھی ہچکچاہٹ کا مظاہرہ نہیں کیا: سعودی وزیر خارجہ

سعودی وزیر خارجہ شہزادہ فیصل بن فرحان کا کہنا ہے کہ مسئلہ فلسطین کے دفاع میں سعودی عرب نے کبھی بھی ہچکچاہٹ کا مظاہرہ نہیں کیا۔ انہوں نے فلسطینیوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کے عالمی دن پر فلسطینیوں کی غیر متزلزل حمایت کے عزم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ سعودی عرب کا مسئلہ فلسطین اور ان کے حقوق سے متعلق ہمیشہ نہ صرف ایک ہی موقف رہا ہے بلکہ سعودی عرب نے فلسطینی عوام کے حقوق کا ہمیشہ دفاع کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ سعودی عرب سرزمین فلسطین پر یہودی آبادکاری کو روکنے پر زور دیتا ہے اور اس مسئلہ سے متعلق اقوام متحدہ کی قراردادوں کی مکمل حمایت کرتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ مسئلہ فلسطین ایک انتہائی اہم اور بنیادی مسئلہ ہے جس پر ہم ہمیشہ نظر رکھتے ہیں۔ (نیوز ایکسپریس پی کے)

افغان حکومت اور طالبان کے درمیان امن مذاکرات کے لیے ابتدائی معاہدہ

افغان حکومت اور طالبان کے مابین امن مذاکرات آگے بڑھانے کے لیے ابتدائی معاہدہ طے پایا ہے۔ فریقین نے اس ابتدائی معاہدے کو اہم پیش رفت قرار دیا ہے جب کہ اقوام متحدہ، امریکہ اور پاکستان کی جانب سے بھی اس کا خیر مقدم کیا گیا ہے۔ اس ابتدائی معاہدے میں اگرچہ امن مذاکرات کے لیے لائحہ عمل طے کیا گیا ہے تاہم اسے بڑی پیش رفت قرار دینے کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ اس کے بعد مذاکرات کار جنگ بندی سمیت کئی اہم امور پر بات چیت کا آغاز کر سکیں گے، افغان حکومت کی جانب سے مذاکراتی ٹیم کے رکن نادر نادری کا کہنا ہے کہ اس دستاویز میں مذاکرات کا ابتدائی مرحلہ طے کر لیا گیا ہے اور اس کے بعد سے گفت شنید کا ایجنڈا اسی کی بنیاد پر طے کیا جائے گا، طالبان کے ترجمان نے بھی ٹوئٹر پر معاہدے کی تصدیق کر دی ہے۔ واضح رہے کہ افغان حکومت اور طالبان کے مابین یہ پیش رفت قطر میں امریکہ کے ساتھ طالبان کا معاہدہ طے پانے کے کئی ماہ بعد ہوئی ہے، دوسری جانب اس دوران میں طالبان کے افغان حکومت کے خلاف حملے جاری رہے ہیں۔ (نیوز ایکسپریس)

مسلم طالبات کو ڈاکٹر بنانے کی ایسوسی ایشن آف مسلم ڈاکٹرس کی مہم

ایسوسی ایشن آف مسلم ڈاکٹرس نے گزشتہ سال پٹنہ میں رہائشی کوچنگ کا سلسلہ شروع کر معاشی اعتبار سے کمزور طالبات کے لئے کامیابی کا سنہرا موقع فراہم کرایا ہے۔ پہلے بیچ میں پندرہ طالبات کا داخلہ ہوا تھا جس میں بارہ طالبات نے نیٹ کا امتحان پاس کر مختلف میڈیکل کالجوں میں داخلہ لیا ہے، کامیاب طالبات نے ایسوسی ایشن آف مسلم ڈاکٹرس کی مہم کی ستائش کرتے ہوئے کہا کی دینی ماحول میں رہائشی کوچنگ کا انتظام کیا گیا تھا، پٹنہ میں ایک سال کی سخت محنت نے انہیں میڈیکل کے امتحان میں کامیاب کیا، طالبات نے یہ بھی کہا کہ موقع نہیں ملنے کے سبب مسلم لڑکیاں اعلیٰ تعلیمی اداروں میں داخلہ کرانے سے قاصر رہ جاتی ہیں لیکن اس طرح کی کوششوں سے مسلم طالبات کو اپنا خواب پورا کرنے میں مدد مل رہی ہے، کامیاب طالبات کے اعزاز میں ایسوسی ایشن آف مسلم ڈاکٹرس نے پٹنہ میں ایک پروگرام بھی منعقد کیا۔ اس موقع پر ایسوسی ایشن کے سرپرست اور پٹنہ کے معروف ڈاکٹر احمد عبدالحیٔ نے کہا کی اب رہائشی کوچنگ میں چالیس طالبات کو رکھا جائے گا۔ واضح رہیکہ اس میں بیس مستطیع طالبات سے کھانے پینے کا پیسہ لیا جائیگا اور بیس غیر مستطیع طالبات کو تمام چیزیں مفت دستیاب کرائی جائیں گی۔ وہیں ایسوسی ایشن ملک کے مختلف صوبوں میں مسلم بچیوں کو ڈاکٹر بنانے کے لئے رہائشی کوچنگ کا انتظام کرے گی، ایسوسی ایشن آف مسلم ڈاکٹرس کے مطابق پورے ملک کے مسلمان ڈاکٹرس سے رابطہ قائم کر مسلم طالبات کو ڈاکٹر بنانے کی مہم کو مزید آگے بڑھانے کی کوشش کی جارہی ہے، مسلم ڈاکٹروں کی ٹیم کا کہنا ہیکہ وہ پہلے مرحلے میں لڑکیوں کی تعلیم پر ترجیح دے رہے ہیں اور جلد ہی اس مہم سے مسلم لڑکوں کو بھی جوڑا جائے گا۔ مسلم ڈاکٹرس اس مہم سے گاؤں کے بچوں کو بھی جوڑنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ رہائشی کوچنگ کا یہ سلسلہ اب پٹنہ کے علاوہ رانچی اور دہلی میں شروع کرنے کا منصوبہ بھی بنایا گیا ہے۔ (نیوز۔۱۸)

اجودھیا میں مسجد کی تعمیر کے ٹرسٹ میں سرکاری نمائندے شامل کرنے کی عرضی مسترد

سپریم کورٹ نے اجودھیا میں مسجد کی تعمیر کے لئے تشکیل انڈو اسلامک کلچرل فاؤنڈیشن ٹرسٹ میں کسی سرکاری نمائندے کو شامل کرنے کا حکم دینے سے انکار کر دیا۔ جسٹس آر ایف نریمن اور جسٹس کے ایم جوزف کی بنچ نے ششیر چترویدی کی مفاد عامہ کی عرض سرے سے خارج کر دی۔ عدالت نے کہا کہ اجودھیا میں مسجد کے لئے قائم ٹرسٹ کے اندر مرکز یا پھر ریاستی حکومت کا کوئی بھی نمائندہ شامل نہیں ہوگا۔ عرضی گزار نے اجودھیا میں رام مندر ٹرسٹ کی طرح ہی پانچ ایکڑ کی متبادل اراضی مسجد کی تعمیر کے لئے تشکیل ٹرسٹ میں بھی حکومت کے نمائندے شامل کرنے کے لئے مرکزی حکومت اور ریاستی حکومت کو حکم دینے کا مطالبہ کیا تھا۔ (یواین آئی)

پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں اضافہ کا سلسلہ جاری

بین الاقوامی بازار میں خام تیل کی قیمتوں میں نرمی کے باوجود گھریلو بازار میں تیل کی قیمتوں میں اضافہ لگاتار جاری ہے، جمعرات کو پٹرول میں 15 سے 17 پیسے اور ڈیزل میں 18 سے 20 پیسے فی لیٹر اضافہ کیا ہے۔ جمعہ کو دہلی میں پٹرول کی قیمت میں 17 پیسے اور ڈیزل کی قیمت میں 19 پیسے فی لیٹر کا اضافہ ہوا ہے، دونوں ایندھن کے دام بالترتیب 82.66 روپے اور ڈیزل کی قیمت 72.84 روپے ہو گئے، تجارتی شہر ممبئی میں پٹرول 17 پیسے کے اضافے سے 89.33 روپے فی لیٹر اور ڈیزل 20 پیسے اضافے سے 79.42 روپے فی لیٹر ہو گیا۔ کولکاتا میں پٹرول کی قیمت 17 پیسے اضافے سے 84.18 روپے فی لیٹر اور ڈیزل کی قیمت 20 پیسے اضافے سے 76.41 روپے فی لیٹر ہو گئی ہے۔ چنئی میں بھی پٹرول - ڈیزل کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے، پٹرول کی قیمت 15 پیسے اضافے سے 85.59 روپے فی لیٹر اور ڈیزل کی قیمت 18 پیسے اضافے سے 78.24 روپے فی لیٹر ہو گئی۔ (قومی آواز)

ملی سر گرمیاں

مولانا مفتی محمد سہراب ندوی

امارت شرعیہ ملت کا سرمایہ اور دھڑکتا ہوا دل ہے: مولانا محمد کلیم صدیقی

ملک کے مشہور داعی اور جامعہ شاہ ولی اللہ پھلت مظفر نگر کے ناظم حضرت مولانا محمد کلیم صدیقی صاحب امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کے مرکزی دفتر پھلواری شریف پٹنہ میں تشریف لائے، یہاں آکر انہوں نے دلی خوشی کا اظہار کیا، اس موقع پر مہمان محترم حضرت مولانا محمد کلیم صدیقی صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ امارت شرعیہ ہمارے لئے پاور ہاؤس کی حیثیت رکھتی ہے، یہاں جو بھی آتا ہے وہ استفادہ کی غرض سے آتا ہے، ہم بھی استفادہ کی غرض سے آئے ہیں، یہ ملت کا عظیم سرمایہ ہے اور اسے ملت کا قلب ہونے کی حیثیت حاصل ہے، اللہ تعالیٰ اس ادارہ کی حفاظت فرمائے اور اسے خوب استحکام عطا کرے، انہوں نے کہا کہ کائنات کا نظام قدرتی احکام کے تحت چلتا ہے، حاکمیت صرف اللہ کی ہے، اور سیاسی جماعتوں کی حکومتیں اور سرکاریں کٹھ پتلی کی حیثیت رکھتی ہیں، اگر ایسا نہیں ہوتا تو دنیا کے اٹھاون سابق صدور اور وزراء اعظم جیلوں کے اندر قید وبند کی صعوبتیں نہیں اٹھا رہے ہوتے، یہ مجازی سرکار ایک عارضی سرکار ہوتی ہے، اصل حکومت اور قانون اللہ کا ہے، اللہ نے جو دین ہمیں عطا کیا ہے، وہ پوری زندگی کے لئے مشعل راہ ہے اور جس ملک میں ہم زندگی گذار رہے ہیں یہ ملک بھی اللہ کی ایک بڑی نعمت ہے، اور یہ ملک بہت ساری خوبیاں اپنے اندر رکھتا ہے، اس ملک کی تقدیر ہماری ذات سے وابستہ ہے، یہاں دعوت وتبلیغ کے بہت مواقع ہیں، جو دنیا کے دوسرے اور ممالک میں نہیں ہیں، ہم ان مواقع سے فائدہ اٹھائیں اور نفرت کا جواب محبت سے دیں، یہاں کی سرشت میں محبت شامل ہے، وقتی جنون سے جبلت نہیں بدلتی ہے، اگر ہم داعیانہ کردار کے ساتھ اقدامی سوچ پیدا کریں تو اس کے خوشگوار اثرات ملک میں پڑیں گے، اس لئے کہ ملک کے بنیادی دفعات میں مذہب کی آزادی اور دعوت وتبلیغ کی اجازت حاصل ہے، ہم ان دفعات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دعوت کے کام کو تیز کریں، انشاء اللہ غیبی مدد حاصل ہوگی۔

قائم مقام ناظم مولانا محمد شبلی القاسمی صاحب اور امارت شرعیہ کے دیگر ذمہ داران وکارکنان نے مولانا کا استقبال کیا، خیر مقدمی کلمات میں مولانا محمد شبلی القاسمی صاحب نے مولانا محمد کلیم صدیقی صاحب کی دینی ودعوتی خدمات کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ مولانا نے دعوت دین کا جو کام انجام دیا ہے وہ مثالی بھی ہے اور قابل تقلید بھی، اس ملک میں بڑی تعداد میں دعاۃ ومبلغین دعوت کا کام کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ دین کا بڑا کام لے رہے ہیں، ان اہم شخصیات میں مولانا کی ذات گرامی بھی ہے جو مشکل حالات میں دین اور خدمت دین کا بڑا کارنامہ انجام دے رہے ہیں، ہم اللہ سے ان تمام دعاۃ کے لئے درازی عمر کی دعا کرتے ہیں، مولانا نے خیر مقدمی کلمات میں کہا کہ مفکر اسلام حضرت امیر شریعت مولانا سید محمد ولی رحمانی دامت برکاتہم جنرل سکریٹری آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے جہاں امارت شرعیہ کے دوسرے شعبہ میں وسعت وتوانائی بخشی ہے وہیں خاص طور پر شعبۂ دعوت وتبلیغ پر خصوصی توجہ فرمائی ہے، حضرت نے اس لاک ڈاؤن کے زمانہ میں بھی چالیس سے زائد مبلغین امارت شرعیہ میں بحال کئے ہیں، حضرت امیر شریعت کی توجہ سے یہ شعبہ روز افزوں ترقی کی راہ پر گامزن ہیں، اور اس وقت امارت شرعیہ کا یہ شعبہ کافی متحرک وفعال ہے۔

گلناز کے مقدمہ کی پیروی بھی امارت شرعیہ کرے گی: محمد شبلی القاسمی

گل ناز کو جس طرح موت کی نیند سلا دیا گیا، وہ انتہائی افسوسناک اور دردناک معاملہ ہے، امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ شروع دن سے ہی اس مسئلہ پر نگاہ رکھے ہوئے ہے اور اس نے وزیر اعلیٰ اور سکریٹری اقلیتی فلاح کو خط لکھ کر گل ناز کے قاتلوں کو جلد از جلد سزا دلانے کا مطالبہ کیا ہے اور گلناز کی والدہ اور افسران سے رابطہ میں ہے، اس سلسلے میں مقدمات کی پیروی اور گل ناز کے اہل خانہ سے متعلق دوسرے امور کے سلسلے میں امارت شرعیہ میں وکلاء اور دیگر سماجی کارکنوں کے ساتھ ایک میٹنگ یکم دسمبر بروز منگل ہوئی، جس میں گل ناز کی والدہ اور اس کے بھائی بھی شریک ہوئے، گلناز کی والدہ نے بتایا کہ ہمیں اب اپنی دوسری بچی کی جان کا شدید خطرہ ہے، گذشتہ دنوں بڑی تعداد میں سماج دشمن عناصر میرے گھر پر آکر نعرہ بازی کر کے اور مجھے ڈرا دھمکا کر گئے ہیں، اس وقت بھی پولیس تماشائی بنی دیکھتی رہی۔

قائم مقام ناظم مولانا محمد شبلی القاسمی نے اس واقعہ پر سخت افسوس کا اظہار کیا، اور مجرمین کی فوری گرفتاری کے لئے مناسب اور موثر اقدام کا مطالبہ کیا ہے، حضرت امیر شریعت مفکر اسلام مولانا محمد ولی رحمانی دامت برکاتہم کے حکم پر بلائی گئی اس میٹنگ میں قائم مقام ناظم صاحب نے گل ناز کی والدہ کو تسلی دلائی اور یقین دلایا کہ ان کی لڑکی کے قاتلوں کو سزا ضرور ملے گی، اس مقدمہ کو دیکھ رہے جناب کاشف یونس نے مقدمہ کی تفصیلات سے شرکاء کو باخبر کیا اور بتایا کہ ابھی معاملہ ابتدائی مرحلہ میں ہے، ملزمین نے ریگولر ضمانت کی درخواست دی ہے، جس پر بحث ہونی ہے، ہم پوری مستعدی سے اس کام میں لگے ہوئے ہیں اور ہماری طرف سے کوئی کمی کوتاہی کسی مرحلہ میں نہیں ہوگی، اس کا میں یقین دلاتا ہوں، شرکاء نے اس بات پر اتفاق کیا کہ بحیثیت وکیل کاشف یونس صاحب اور ندیم صاحب اس مقدمہ کو دیکھیں، امارت شرعیہ اس کی نگرانی کرے اور جس قسم کی ضرورت پیش آئے امارت شرعیہ اس میں ہر ممکن تعاون دے، ان دونوں وکلاء کے علاوہ دوسرے ماہر وکیل کی بھی مدد لی جائے

حضرت امیر شریعت دامت برکاتہم کے حکم سے قائم مقام ناظم صاحب نے فرمایا کہ امارت شرعیہ ہر طرح سے تیار ہے، جیسی ضرورت پڑے گی ہم اس میں کہیں سے پیچھے نہیں ہیں، قائم مقام ناظم صاحب نے فرمایا کہ اگر گلناز کی والدہ وہاں سے نقل مکانی کرنا چاہتی ہیں تو امارت شرعیہ اس میں بھی ان کی مدد کرے گی، جس پر شرکاء نے اظہار پسندیدگی کیا۔ قائم مقام ناظم صاحب نے وزیر اعلیٰ بہار سے اس معاملہ میں خصوصی مداخلت کر کے اہل خانہ کو انصاف دینے کا مطالبہ کیا ہے، انہوں نے کہا کہ بہار کی پرامن سرزمین پر اس قسم کے ظلم اور سفاکیت کو ہرگز نہیں برداشت کیا جا سکتا۔

سی اے اے کے سلسلہ میں حضرت امیر شریعت کی ہدایات پر فوری توجہ کی ضرورت: محمد شبلی القاسمی

مولانا محمد شبلی القاسمی قائم مقام ناظم امارت شرعیہ نے اپنے پریس بیان میں کہا کہ کل امارت شرعیہ کی مجلس عاملہ کے اجلاس میں مفکر اسلام حضرت امیر شریعت مدظلہ کے کلیدی خطاب کا ایک ایک جملہ قیمتی، ضروری اور لمبے تجربہ کا خلاصہ ہے، اس پر عمل کے لئے ہمیں بلا تاخیر کمربستہ ہو جانا چاہئے، حضرت امیر شریعت نے مستقبل کے جن خطرات کی نشاندہی فرمائی ہے اور اس سے بچنے کی جو راہ بتائی ہے اس کے علاوہ ہمارے لئے کوئی دوسرا راستہ نہیں، حضرت نے اپنے خطاب میں ہمت وحوصلہ، جرأت اور اتحادی قوت کے ساتھ سی اے اے کے سیاہ قانون کے خلاف زبردست تحریک جاری کرنے کا مشورہ دیا ہے، حضرت نے اجلاس عاملہ سے خطاب کرتے ہوئے مزید فرمایا کہ ملک کے حالات تیزی سے بگڑ رہے ہیں، سماج کا ہر طبقہ غیر مطمئن ہے، کسان سڑکوں پر نکل آئے ہیں، اور حکومت ملک کے اہم مسائل کی طرف توجہ مبذول کرنے کے بجائے کورونا کے خطرات کو بڑھا چڑھا کر پیش کر رہی ہے، تاکہ ہندوستان کے لوگوں کی توجہ ملک کے اہم مسائل کی طرف نہ جائے اور وہ خواب غفلت میں سوئے رہیں، حکومت Rss اور Bjp کے ایجنڈے کو بروئے کار لا کر پورے ملک کو زعفرانی رنگ میں رنگ دینا اور مسلمانوں کے لئے عرصۂ حیات تنگ کر دینا چاہتی ہے، انہوں نے فرمایا کہ لوگوں کو ہمت وحوصلہ سے کام لینا چاہئے اور خوف کی نفسیات سے باہر آکر پوری ہمت اور جرأت کے ساتھ اپنی باتوں کو حکومت کے سامنے رکھنی چاہئے، کورونا کے سبب اپنی تحریکات اور مظاہروں کو روکنا مستقبل کے لئے بہت نقصان دہ ہوگا، اس لئے ہم مقامی طور پر پسماندہ طبقات، آدی باسی، دوسری اقلیت اور ان لوگوں کو ساتھ لے کر جو اس قانون کے خلاف ہیں مل کر زوردار تحریک چلائیں اور منظم جدوجہد کریں اور حکومت کی اس پالیسی کے خلاف سیاسی پارٹیوں کو بھی ساتھ لیں، جمہوری طرز حکومت میں دستوری طور پر مظاہرے اور احتجاج کرنا ہمارا دستوری اور آئینی حق ہے، آپ کے احتجاج اور مظاہرے میں جتنی قوت ہوگی اسی قدر آپ اپنی بات اپنی شرطوں پر منوا سکیں گے، اس کے علاوہ اور کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے، امارت شرعیہ کے قائم مقام ناظم مولانا محمد شبلی القاسمی نے کہا کہ ہماری ذمہ داری ہے کہ حضرت امیر شریعت کے ان احساسات اور ہدایات پر بروقت توجہ دیں تاکہ بڑے نقصان اور خسارے سے بچا جا سکے، ماضی میں بھی مفکر اسلام امیر شریعت حضرت مولانا محمد ولی رحمانی نے بار بار ان خطرات کی نشاندہی بروقت فرمائی تھی جو فوری طور پر لوگوں کو سمجھ میں نہیں آئی لیکن وہی ہوا جس کی طرف حضرت نے متوجہ فرمایا تھا اور وہ خطرات ہندوستان کے باشندوں پر آج منڈلا رہے ہیں، انہوں نے پہلی بار شہریت سے متعلق کاغذات کی درستگی کا حکم دیا تھا اور امارت شرعیہ نے اسے مہم بنا کر لوگوں تک پہونچایا اور بڑی تعداد میں لوگوں نے اپنے کاغذات درست کرائے لیکن ابھی یہ کام بڑی حد تک باقی ہے، جس سے غفلت کسی طرح مناسب نہیں ہے، حضرت امیر شریعت کے حکم پر لاک ڈاؤن سے پہلے بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ میں CAA اور NRC کے خلاف منظم تحریک چلائی گئی اور اس تحریک نے عالمی ریکارڈ قائم کیا، اس لئے ابھی بھی حضرت امیر شریعت کی ہدایت پر اس تحریک کو آدی باسیوں، دلتوں اور اقلیتوں کو ساتھ لے کر آگے بڑھانے کی ضرورت ہے، اس کے لئے ہر سطح پر لوگوں کو آگے آنا چاہئے اور اس منظم جدوجہد کا حصہ بننا چاہئے تاکہ ہندوستان کے جمہوری ڈھانچے کی حفاظت کی جا سکے اور ملک کے شہری چین کی سانس لے سکے۔ مجلس عاملہ کے ارکان نے حضرت امیر شریعت کی ہدایت اور حکم پر اس تحریک کو عام کرنے کا عزم کیا ہے، ہم سب کو بھی چاہئے کہ چوکنا رہیں اور عملی اقدام کے ذریعہ اپنی بقاء اور اپنے تحفظ کے لئے آگے آئیں۔

ماہ دسمبر ۲۰۲۰ء میں امارت شرعیہ کے دعوتی ومالیاتی وفود کے پروگرام

امارت شرعیہ ایک ایسی عملی تنظیم کا نام ہے جو ہر دم رواں ہر دم دواں کی زندہ مثال ہے، امیر شریعت مفکر اسلام حضرت مولانا سید محمد ولی رحمانی صاحب مدظلہ کی مضبوط نگرانی ورہنمائی میں حالات کے پیچ وخم کے باوجود امارت شرعیہ کے تمام شعبوں میں پوری مستعدی کے ساتھ کاموں کی انجام دہی ہو رہی ہے، شعبۂ تبلیغ وتنظیم بھی امارت شرعیہ کے دو اہم اور بنیادی شعبے ہیں، ان دونوں شعبوں کے تحت بھی حضرات مبلغین کے انفرادی دعوتی وتنظیمی دوروں کے علاوہ وفود کی شکلوں میں بھی دعوتی اور مالیاتی دوروں کا سلسلہ جاری ہے، ماہ دسمبر ۲۰۲۰ء میں جن اضلاع کے اندر امارت شرعیہ کے وفود کے دورے طے پائے ہیں ان میں صوبہ بہار سے ضلع پورنیہ، مدھوبنی، سیتامڑھی، ویشالی، بھاگلپور اور رہتاس؛ جب کہ جھارکھنڈ سے ضلع گڈا، دھنباد اور بوکارو کے نام شامل ہیں، ان تمام اضلاع میں وفد کے پروگرام کی ترتیب بن چکی ہے، وفود کے ان دوروں میں حضرات مبلغین کے علاوہ امارت شرعیہ کے ذمہ داران اور علاقہ کے ممتاز علماء کرام بھی شامل رہیں گے، ہر ضلع میں پروگرام کی ترتیب بن چکی ہے اور مقامی طور پر زور وشور کے ساتھ اس کی تیاری جاری ہے۔

قائم مقام ناظم جناب مولانا شبلی القاسمی صاحب نے مذکورہ اضلاع کے علماء وائمہ، دانشوران، سماجی کارکنان، تنظیم امارت شرعیہ کے ذمہ داران، نقباء ونائبین نقباء اور عام مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ اپنے اپنے حلقہ میں وفد کے پروگرام کو کامیاب بنانے میں بھرپور تعاون دیں، وفد کے ذریعہ حضرت امیر شریعت مدظلہ اور امارت شرعیہ کا جو پیغام ان تک پہونچے ان کو عمل میں لائیں اور تحریک کے طور پر علاقہ میں پھیلائیں، نیز بیت المال امارت شرعیہ کے استحکام کے لئے فکرمندی کا ثبوت دیں۔

لو جہاد: نفرت پھیلانے کا نیا ہتھیار

معصوم مرادآبادی

مسلمانوں کے خلاف نفرت اور تشدد کو ہوا دینے کے نت نئے بہانے ایجاد کرنا فرقہ پرستوں کا محبوب مشغلہ ہے۔'لو جہاد' بھی ان ہی بہانوں میں سے ایک ہے، جسے مسلم نوجوانوں کی زندگی جہنم بنانے کے لیے ایجاد کیا گیا ہے، یہ سلسلہ اسی وقت سے چلا آرہا ہے جب سے ملک میں فرقہ وارانہ سیاست کو عروج حاصل ہوا ہے،لیکن بعض حالیہ واقعات کے بعد'لو جہاد' کا موضوع دوبارہ بحث کے محور میں آگیا ہے اور اسی سے متاثر ہوکر بی جے پی کے اقتدار والے صوبوں میں 'لو جہاد' مخالف قانون بنانے کی تیاریاں ہورہی ہیں، ہریانہ، اترپردیش ،آسام اور مدھیہ پردیش کے بعد اب کرناٹک کی سرکار نے بھی اس قسم کا قانون بنانے کی تیاری شروع کردی ہے،اس قانون کے تحت بین المذاہب شادیاں رچانے والے نوجوانوں کو پانچ سے سات سال کی سزا دینے کی تیاری ہورہی ہے، حالانکہ یہ قانون سبھی پر لاگو ہوگا،لیکن دنیا جانتی ہے کہ اس قانون سازی کا اصل نشانہ وہ مسلمان ہیں جو غیر مسلم لڑکیوں سے عشق یا شادی کے 'جرم' کا ارتکاب کریں گے، ہرچند کہ قانونی ماہرین اس مجوزہ قانون کی افادیت کے بارے میں شکوک وشبہات کا اظہار کررہے ہیں اور اسے فضول سرگرمی بھی قرار دیا جارہا ہے،لیکن بی جے پی کی صوبائی حکومتیں اپنے فرقہ وارانہ ایجنڈے کو فروغ دینے کے لیے اس سمت میں پیش قدمی کررہی ہیں، یعنی عشق کا بھوت اتارنے کے لیے ایک نئے ہتھیار کی دھار تیز کی جارہی ہے،جس کے بارے میں جگر مرادآبادی نے بہت پہلے کہا تھا:

یہ عشق نہیں آساں ، بس اتنا سمجھ لیجئے
اک آگ کا دریا ہے اور ڈوب کے جانا ہے

حکمراں طبقے کا خیال ہے کہ جو مسلم لڑکے ہندو لڑکیوں سے محبت کی شادی رچاتے ہیں، وہ دراصل ایک 'جہادی' سرگرمی کا حصہ ہیں، وہ ہندو لڑکیوں کو مسلمان بنانے کے لیے ان کے ساتھ عشق کا کھیل، کھیل رہے ہیں اور اس کے پیچھے مسلم آبادی میں اضافہ کرنے کا مقصد کارفرما ہے، اتنا ہی نہیں فرقہ پرست طاقتیں اس کے تانے بانے عالمی دہشت گردی سے بھی جوڑتی ہیں، اسی لیے انھوں نے اس کو'لو جہاد' کا عنوان دیا ہے، حالانکہ آج تک ایسا کوئی واقعہ رونما نہیں ہوا جس میں کسی مسلمان لڑکے نے کسی غیر مسلم لڑکی سے اس لیے شادی رچائی ہو کہ وہ اسے جہادی سرگرمیوں کا حصہ بنائے، مگر چونکہ سنگھ پریوار کے ذہنوں میں مسلمانوں کے خلاف نفرت اور تعصب کا جوز ہر بھرا ہوا ہے، اس کے زیر اثر وہ اس کے علاوہ کچھ سوچ ہی نہیں پاتا۔

یہ بات سب پر عیاں ہے کہ ہمارے ملک میں بین المذاہب شادیوں کا چلن کوئی نیا نہیں ہے، جہاں ایک طرف سینکڑوں مسلم نوجوانوں نے ہندو لڑکیوں سے شادیاں کرکے اپنے گھر آباد کیے ہیں، وہیں ایسی مسلمان لڑکیوں کی تعداد بھی کم نہیں ہے جنھوں نے ہندو گھرانوں میں شادیاں کی ہیں، اس قسم کی شادیاں عام طور پر عشق کے مرض کی پیداوار ہوتی ہیں، جس میں عقل وشعور کا کوئی دخل نہیں ہوتا،عشق کی لو اتنی تیز ہوتی ہے کہ اس میں مذہب آڑے نہیں آتا، حالانکہ اس قسم کی شادیوں کا انجام کبھی کبھی عبرتناک بھی ہوتا ہے، لیکن عشق کے مریض اس کی پروا نہیں کرتے اور وہ والی اسی کے اس شعر کی تصویر بنے نظر آتے ہیں۔

تو اگر عشق میں برباد نہیں ہوسکتا
پھر تجھے کوئی سبق یاد نہیں ہوسکتا

عشق کے اس رجحان کو اگر کوئی فرقہ پرستی اور تنگ نظری کی عینک سے دیکھتا ہے تو اس میں اصل قصور اس کی سوچ کا ہے اور اس کا بنیادی مقصد ماحول خراب کرنا ہے، یہی وجہ ہے کہ اس معاملے میں کبھی کبھی فتنہ وفساد کی بھی نوبت آجاتی ہے، کافی عرصہ پہلے جن سنگھ کے لیڈر سکندر بخت مرحوم کے معاملہ میں ایسا ہوچکا ہے، سکندر بخت پرانی دہلی کے باشندہ تھے،انھوں نے ایک ہندو لڑکی سے شادی کی تو شہر کے حالات اس حد تک خراب ہوئے کہ وہاں فساد کی نوبت آگئی اور شہر میں کرفیو نافذ کرنا پڑا،آپ جانتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد بھی جن سنگھ سے ان کے رشتوں میں کوئی تلخی پیدا نہیں ہوئی اور وہ بعد کے دنوں میں جن سنگھ کے نئے روپ یعنی بی جے پی سرکار میں مرکزی وزیر اور گورنر کے عہدوں تک پہنچے، یوں دیکھا جائے تو بی جے پی کے اکثر"مسلم لیڈروں" نے ایسا ہی کیا ہے اور بی جے پی نے انھیں گلے بھی لگایا ہے، اس کی دو زندہ مثالیں مرکزی وزیر مختار عباس نقوی اور شاہنواز حسین ہیں، ماشاءاللہ ان دونوں کی ہی بیویاں ہندو ہیں اور دونوں کو ہی پارٹی میں بڑی اہمیت حاصل ہے، یہ بات سمجھ سے بالاتر ہے کہ اگر بی جے پی کا کوئی 'مسلم لیڈر' کسی ہندو لڑکی سے شادی کرتا ہے تو پارٹی اسے گلے لگاتی ہے اور جب کوئی عام مسلمان کسی ہندو لڑکی کو بیاہ کر گھر لاتا ہے تو وہ 'لو جہادی' بن جاتا ہے اور اس کے لیے موت کی سزا تجویز کی جاتی ہے جیسا کہ یوپی کے وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے تجویز کی ہے،انھوں نے پچھلے دنوں جونپور کے ایک عوامی جلسہ میں کہا تھا کہ"سرکار نے 'لو جہاد' کو سختی سے روکنے کے لیے مؤثر قانون بنانے کا فیصلہ کیا ہے"۔انھوں نے وارننگ دی کہ"جو لوگ نام چھپا کر بہو بیٹیوں کی عزت سے کھلواڑ کرتے ہیں، اگر وہ نہیں سدھریں تو ان کی 'رام نام ستیہ' کی آخری یاترا نکلنے والی ہے"۔

یوگی جی نے یہ بیان الٰہ آباد ہائی کورٹ کی اس حالیہ رولنگ کے تناظر میں دیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ شادی کے لیے مذہب کی تبدیلی ناقابل قبول ہے، عدالت عالیہ نے یہ فیصلہ ایک نئے جوڑے کی طرف سے پولیس کا تحفظ حاصل کرنے کی عرضی کو خارج کرتے ہوئے دیا ہے، جب عدالت کو یہ معلوم ہوا کہ لڑکی پیدائشی طور پر مسلمان تھی، لیکن شادی ہونے سے ایک ماہ پہلے اس نے اپنا مذہب تبدیل کرکے ہندو مذہب اختیار کرلیا تھا تو جسٹس مہیش چندر ترپاٹھی نے کہا کہ"اس سے واضح ہوتا ہے کہ مذہب صرف شادی کے مقصد سے تبدیل کیا گیا تھا"۔

پچھلے دنوں ہریانہ کے بلب گڑھ میں ہوئی ایک انتہائی سنگین واردات نے حکمراں جماعت کو'لو جہاد' کا معاملہ پوری شدت کے ساتھ اٹھانے کا ہتھیار فراہم کردیا ہے اور اس پر پورے ملک میں مسلمانوں کے خلاف نفرت اور تشدد کو ہوا دینے کی کوشش کی جارہی ہے، حالانکہ اس واقعہ کا کوئی تعلق ان چیزوں سے نہیں ہے جنھیں ان سے جوڑ کر دیکھا جارہا ہے، بلب گڑھ میں نکتا تومر نام کی ایک دوشیزہ کو آصف نام کے ایک نوجوان نے لب سڑک گولی مار کر قتل کردیا، دونوں اسکول کے زمانے سے ایک دوسرے کو جانتے تھے اور عشق کے مریض تھے، آصف نے نکتا پر شادی کا دباؤ ڈالا مگر اس کے گھر والے اس پر راضی نہیں ہوئے اور بات بگڑ گئی، آصف نے ایک انتہائی قدم اٹھاتے ہوئے نکتا کو اپنے ایک دوست کی مدد سے سرعام گولی ماردی، یہ واقعہ اپنی سنگینی اور بربریت کے اعتبار سے ایسا تھا کہ سبھی نے قصورواروں کو سزائے موت دینے کا مطالبہ کیا، اس میں مسلمان بھی پیش پیش تھے، لیکن فسطائی تنظیموں نے اس کا رخ فرقہ واریت کی طرف موڑ دیا اور نکتا کا گاؤں جارح ہندو تنظیموں کا پکنک اسپاٹ بن گیا، انھوں نے وہاں جاکر مسلمانوں کے خلاف خوب بھڑاس نکالی، اکھاڑہ پریشد کے سربراہ مہنت گری نے یہاں تک کہا کہ"لو جہاد کے معاملوں میں قصورواروں کو چوراہوں پر پھانسی دی جانی چاہئے"ابھی اس کے طرفدار ہیں کہ جو کوئی قتل جیسے گھناؤنے جرم میں ملوث ہو اس کو عبرتناک سزا ملنی چاہئے؛ لیکن سوال اس وقت کھڑے ہوتے ہیں جب ہاتھرس اجتماعی ابروریزی جیسے انتہائی سنگین جرم میں ملوث قصورواروں کا دفاع کیا جاتا ہے اور مجرموں کو بچانے کی کوشش محض اس لیے کی جاتی ہے کہ وہ اعلیٰ ذات سے تعلق رکھتے تھے اور متاثرہ لڑکی پسماندہ طبقہ کی تھی، ہاتھرس میں ایک دلت دوشیزہ کی اجتماعی آبروریزی اور بہیمانہ قتل کی جس انداز میں لیپا پوتی کی گئی اور ملزمان کو بچانے کے لیے پولیس اور سرکاری مشینری کا بے دریغ استعمال کیا گیا، اس نے کئی سنگین سوالوں کو جنم دیا ہے اور اس معاملے کی گونج پوری دنیا میں سنائی دی ہے۔

اب آیئے ایک نظر'لو جہاد' کے خلاف مجوزہ قانون سازی پر ڈالی جائے، اس قسم کا قانون بنانے کی سب سے زیادہ وکالت اترپردیش کے وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کررہے ہیں، اس سلسلہ میں خود اترپردیش لاء کمیشن کے چیئرمین جسٹس آدتیہ ناتھ متل کہتے ہیں کہ'لو جہاد' کے خلاف بنایا گیا قانون آسانی کے ساتھ چیلنج کیا جاسکتا ہے، الٰہ آباد ہائی کورٹ کے سینئر وکیل روی کرن جین بھی اس قسم کی قانون سازی کو دستور مخالف قرار دیتے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ"اگر آپ ایک ہندو اور مسلم شادی کو'لو جہاد' قرار دیتے ہیں تو آپ کے پاس اسے ثابت کرنے کا کیا طریقہ ہے؟ دو مختلف مذاہب کے لوگوں کو شادی سے روکنا خود غیر قانونی ہے" قابل ذکر بات یہ ہے کہ ہندوستان کا دستور دو بالغوں کو خواہ ان کا مذہب اور عقیدہ کچھ بھی ہو آپس میں شادی کرنے کی اجازت دیتا ہے، ایسے میں اس کو'لو جہاد' کا جامہ پہنا کر روکنے کا قانون بنانا سراسر دستور مخالف کام ہے اور یہ محض حالات کو خراب کرنے اور نفرت پھیلانے کا ہتھیار ہے۔

(بقیہ............یادگار زمانہ شخصیات کا احوال مطالعہ

اور سنجیدہ غور وفکر کی دعوت بھی دیتا ہے، آپ نے مضمون کے آخر میں چند مفید مشورے بھی دیئے ہیں، جنہیں ہم اس کتاب کا خلاصہ تصور کرتے ہیں۔

آپ نے تحریر فرمایا کہ جس موضوع سے طبعی مناسبت ہو پہلے اس کا مطالعہ کریں اس خاص موضوع پر کتابوں تک رسائی کے لئے تجربہ کاروں اور آشنائے راہ سے مشورہ کرنا مناسب ہے، میرے تجربہ کے لحاظ سے سب سے پہلے زبان کا خوب مطالعہ کرنا چاہئے، تاکہ لکھنے والوں کی تحریر رواں سبک اور با اثر ہو اس کے بعد موضوعات پر کتابیں پڑھنی چاہئے انسان کا جسم تو ضروری ہے ہی، مگر لباس سے شخصیت نکھرتی اور دیدہ زیب معلوم ہوتی ہے۔(ص ۱۲۰)

دوسرا مضمون مولانا بدرالحسن قاسمی صاحب کا مطالعہ کے ذوق اور اس کے فوائد محنت ومطالعہ اور تحقیق کا اچھا نمونہ ہے جس میں انہوں نے ماضی کی تعلیمی حالات اور اخلاقی ومذہبی رجحانات کی عکاسی کی ہے اس مجموعہ کے دوسرے اصحاب فضل وکمال کے مضامین فنی اور ادبی حیثیت سے بہت بلند پایہ اور قابل مطالعہ ہیں، اس کے بعض فقرے اور جملے تو ضرب المثل کی حیثیت رکھتے ہیں اس سے دماغی تفریح بھی ہوتی ہے اور دل بھی متاثر ہوتا ہے اس کتاب کی ایک بڑی خوبی یہ بھی ہے کہ ہر مضمون کے ابتدائی اوراق میں صاحب مضمون کا سوانحی خاکہ بھی پیش کردیا گیا ہے تاکہ قارئین مضمون نگار کے خدوخال سے واقف رہیں۔ کتاب کے آخر میں شائقین کے لئے ہزاروں کتابوں پر مشتمل سوفٹ وئیر کا انڈیکس بھی دے دیا گیا ہے تاکہ ذوق مطالعہ کو مہمیز کیا جاسکے۔ ویسے یہ کتاب سبھی کے مطالعہ کے لائق ہے، لیکن علماء ومحققین اور طلبہ وفضلاء کو خاص طور سے اس کا مطالعہ کرنا چاہئے تاکہ ان کے ذوق کی آبیاری ہوسکے۔ آٹھ سو بتیس صفحات پر مشتمل کتاب کی طباعت معیاری ہے، نفاست اور خوبصورتی کے لحاظ سے بڑا جاذب نظر ہے، پھر بھی سہو کمپوزنگ سے خالی نہیں ہے۔ ہندوستان میں اس کی طباعت واشاعت مکتبۃ النور اور مکتبۃ الانوار دیوبند سے ہوئی ہے۔ کتاب پر آٹھ سو روپے قیمت طبع ہے، خواہش مند اصحاب علم وذوق موبائل نمبر 9045909066 اور 9568797801 پر رابطہ کرکے طلب کرسکتے ہیں۔

طب و سائنس

ڈینگو سے بچنے کے لیے احتیاطی تدابیر

حکیم نازش احتشام اعظمی

ڈینگو بخار نے تو لوگوں میں ملیریا اور ٹائفائیڈ بخار کو بھی مات دے دی ہے، آج کل ہر کوئی ڈینگو مچھر سے خوفزدہ نظر آتا ہے۔ ڈینگو بخار کی عام علامات تیز بخار، جسم میں شدید درد اور منہ اور بازوؤں پر سرخ دھبے پڑنا ہے۔ ماہرین طب کے مطابق ڈینگو وائرس انسانی خون میں داخل ہوکر سب سے پہلے تلی کی کارکردگی کو متاثر کرتا ہے۔ تلی انسانی جسم کا وہ عضو ہے جو جسم کا خون صاف کرتی ہے۔ تلی کا اہم ترین کام اینٹی باڈیز بنا کر جسم کے اندر جراثیم کے خلاف قوت مدافعت کو بڑھانا اور جسم میں پلیٹ لیٹس کی کمی کو پورا کرنا ہے۔ جب ڈینگو وائرس جسم میں داخل ہوتا ہے تو پلیٹ لیٹس اور خون کے سفید خُلیے تیزی سے تباہ ہونے لگتے ہیں اور جب ہزاروں کی تعداد میں تباہ شدہ خون کے سفید خُلیے اور پلیٹ لیٹس تلی میں پہنچتے ہیں تو تلی پر ورم ہو جاتا ہے یہ صورتحال نہ صرف انسانی صحت کے لیے بلکہ زندگی کے لیے بھی خطرناک ہوتی ہے۔ اگر کسی کے جسم پر سرخ دھبے ظاہر ہوں، جسم میں درد ہونا، ہڈیوں، آنکھوں، جوڑوں اور انگ انگ کا درد پایا جائے، تو یہ اشارہ ظاہر کرتا ہے کہ آپ کو ڈینگو بھی ہوسکتا ہے، اپنی طرف سے کوئی تشخیص یا فیصلہ کرنے کی بجائے معالج سے مشورہ کریں۔ یہ بات یاد رکھیں! ڈینگو بخار سخت فلو کی طرح کی ایک بیماری ہے dengue hemorrhagic fever بخار کی ایک قسم ہے جو زیادہ پیچیدہ ہوتی ہے جس میں تیز بخار، جگر کا بڑھ جانا اور بیماری کی شدت میں circulatory failure کا سامنا بھی کرنا پڑ سکتا ہے۔ اس طرح کا بخار اچانک شروع ہوتا ہے اور فلو جیسی علامتیں ظاہر کرتا ہے۔ یہ بخار 2 سے 7 دن تک عموماً رہتا ہے اور درجہ حرارت 104 سینٹی گریڈ تک چلا جاتا ہے۔ یہ بات کبھی بھی نہ بھولیں کہ ڈینگو کا کوئی خاص علاج نہیں ہوتا ہے۔ بیماری کی حالت میں مریض کو پانی کا استعمال زیادہ کروایا جاتا ہے۔ ڈینگو بخار ہو جائے تو مریض کو فوری طور پر کسی قریبی طبی مرکز پہنچائیں۔ اس بیماری کی تشخیص اور علاج کسی مستند ڈاکٹر سے ہی کرائیں۔ ڈینگو میں مبتلا مریض کو روزمرّہ غذا کے ساتھ ساتھ زیادہ مقدار میں جوس، پانی، سوپ اور دودھ پلائیں۔ مریض کا درجہ حرارت 102 ڈگری F سے کم رکھیں۔ ڈینگو بخار کے مریض کو مرض کے دوران اسپرین اور بروفین کسی صورت میں استعمال نہ کرائیں۔

سخت بیماری کی صورت میں منہ سے خون آنا

کہا جاتا ہے کہ ڈینگو بخار۔ ڈینگو ''dengue'' اسپینی زبان کا لفظ ہے جس کے معانی cramp یا seizure کے ہیں، 1950 میں یہ بیماری جنوب مشرقی ایشیاء کے ممالک میں ایک وبا کی صورت میں نمودار ہوئی تھی، جس سے ہزاروں کی تعداد میں لوگ خصوصاً بچے ہلاک ہو گئے۔ 1990 کے آخر تک اس بیماری سے ایک اندازے کے مطابق 40 لاکھ افراد ہلاک ہو چکے تھے۔ 1975 سے 1980 تک یہ بیماری عام ہو گئی۔ 2002 میں برازیل کے جنوب مشرق میں واقع ریاست Rio de Janeiro میں یہ بیماری وبا کی صورت اختیار کر گئی اور اس سے دس لاکھ سے زائد افراد ہلاک ہو گئے۔ یہ بات عموماً دیکھنے میں آئی ہے کہ یہ بیماری تقریباً ہر پانچ سے چھ سال میں پھیلتی رہتی ہے۔ سنگاپور میں ہر سال چار ہزار سے پانچ ہزار افراد اس وائرس کا شکار ہوتے ہیں، جبکہ 2003 میں سنگاپور میں اس بیماری سے چھ افراد کی ہلاکت بھی ہوئی۔ اور جو افراد ایک مرتبہ اس بیماری میں مبتلا ہو جائیں وہ اگلی مرتبہ بھی اس بیماری کا جلد شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ مچھر کے کاٹنے سے پھیلنے والی ملیریا نامی بیماری کی اگلی صورت کہی جا سکتی ہے۔ اس بیماری کے مچھر کی ٹانگیں عام مچھروں سے لمبی ہوتی ہیں اور یہ مچھر قدرے رنگین سا ہوتا ہے۔ یہ بھی دیگر مچھروں کی طرح گندی جگہوں اور کھڑے پانی میں پیدا ہوتا ہے۔ ابھی تک اس بیماری کی کوئی پیٹنٹ دوا یا ویکسین ایجاد نہیں ہوئی ہے۔ تھائی لینڈ کے سائنسدانوں نے ڈینگو وائرس کی ایک ویکسین تیار کی ہے جو ابھی ابتدائی مراحل میں ہے۔ اگرچہ اس ویکسین کے تین ہزار سے پانچ ہزار افراد اور مختلف جانوروں پر تجربے کیے جا چکے ہیں جس کے ابھی تک قدرے مثبت نتائج سامنے آئے ہیں۔ 2002 میں سوئس فارما کمپنی اور Singapore Economic Development board نے مشترکہ طور پر اس وائرس کے خاتمے کی دوا تیار کرنے پر کام شروع کیا ہے۔ یاد رکھیں اسلام نے صفائی کو نصف ایمان کا درجہ دے کر انسانیت پر بہت بڑا احسان کیا ہے، یہ سچ ہے اگر انسان اپنی صفائی کے ساتھ ساتھ گھر محلّہ اور ملک کی مجموعی صفائی پر توجہ مرکوز کرے تو آدھی بیماریاں خود بخود نیست و نابود ہو جائیں گئی۔

مچھروں کی افزائش کی روک تھام

اپنے گھر اور آس پاس موجود ڈینگو پھیلانے والے مچھروں کا خاتمہ کریں۔ یہ مچھر عام طور پر پانی میں پرورش پاتے ہیں۔ اپنے گھر کے صحن میں موجود کوڑا کرکٹ اور غیر ضروری سامان جس میں بارش کا پانی جمع ہو سکتا ہو وہ ختم کر دیں۔ استعمال شدہ بوتلیں، پرانے برتن، ٹین کے ڈبے اور پلاسٹک بیگ مناسب طریقے سے ٹھکانے لگا دیں تاکہ ان میں بارش کا پانی جمع نہ ہو سکے۔ ایسے پانی میں مچھر پیدا ہوتے ہیں جو ڈینگو پھیلاتے ہیں۔ صاف پانی جمع کرنے والے برتن مثلاً گھڑے، ڈرم، بالٹی، ٹب وغیرہ ڈھانپ کر رکھیں۔ چھت پر پانی والی ٹینکی کو مکمل ڈھانپ کر رکھیں اور پانی کے داخل اور خارج ہونے والے مقام پر جالی کا استعمال کریں۔ گملوں اور پودوں کی کیاریوں میں پانی جمع نہ ہونے دیں۔ گملوں کے نیچے برتنوں کو بھی خشک رکھیں۔ کیونکہ مادہ مچھر وہاں بھی انڈے دے کر اپنی نسل بڑھا سکتی ہیں۔ گھر کے آس پاس پانی جس کی نکاسی ممکن نہ ہو اس میں مٹی کا تیل ڈالیں۔ پانی کے ٹوٹے ہوئے پائپوں کی فوراً مرمت کروا لیں تاکہ ان میں سے پانی کا ٹپکنا اور رسنا بند ہو جائے۔ روم ایئر کولر وغیرہ جو استعمال میں نہ ہوں سے پانی خارج کر دیں۔

آخر میں دو باتیں

اول:۔ اسلام نے ہمیں بتا دیا ہے کہ کوئی بھی بیماری لا علاج نہیں، لیکن یاد رہے کہ اپنا علاج خود مت کریں، اگر آپ کو دم تعویز یا روحانی علاج بھی کروانا ہے تو ماہر باعمل عامل کے مشورے سے کریں، اگر انگریزی علاج کروانا ہے تو کسی بھی تجربہ کار ایم بی بی ایس کے مشورے سے کریں، اگر آپ دیسی ادویات یا حکمت سے علاج کروانا چاہتے ہیں تو نیم حکیم کی بجائے کوالیفائڈ حکیم کا چناؤ کریں اور حکیم صاحب کی ہدایت پر عمل کریں، اگر آپ دنیا کا بے ضرر طریقہ ہومیوپیتھی سے علاج کروانے کو ترجیح دیں تو یہ سب سے بہتر ہے۔

ہفتۂ رفتہ

راشد العزیری ندوی

شادی میں 150 لوگوں کی شرکت کی اجازت

بہار حکومت نیکرونا وائرس میں جاری کی گئی نئی ہدایات میں کچھ تبدیلیاں کی ہیں، بہار حکومت کے ایڈیشنل چیف سکریٹری (ہوم) عامر سبحانی اور محکمہ صحت کے پرنسپل سکریٹری پریتے امرت نے کورونا کے حوالے سے پریس کانفرنس کے ذریعہ نئی گائیڈ لائن سے آگاہ کیا، جس میں کہا گیا کہ بہار میں شادیوں میں سڑک پر بینڈ باجا اور ڈانس پر پابندی اب ختم کر دی گئی ہے، نئی ہدایات کے مطابق شادی کے مقام پر عملہ سمیت زیادہ سے زیادہ 150 افراد موجود ہوں گے، اس سے قبل حکومت نے کہا تھا کہ صرف 100 افراد ہی حاضر ہو سکتے ہیں، سب ماسک پہنیں گے اور تھرمل اسکین ہوگی، تاہم یہ فیصلہ صرف شادی کے لئے لیا گیا ہے، شرادھ میں 25 سے زیادہ افراد حصہ نہیں لے سکیں گے، ریاستی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ جن اضلاع میں 10 فیصد سے زیادہ افراد کورونا تحقیقات کے دوران مثبت پائے جا رہے ہیں، وہاں صرف 50 فیصد لوگ سرکاری اور نجی دفاتر میں آئیں گے، بہار کے سرکاری اعداد و شمار کے مطابق دارالحکومت پٹنہ میں کورونا مثبت شرح 10 فیصد سے زیادہ ہے، لہذا یہ پابندیاں یہاں لاگو ہوں گی، اس کے علاوہ بیگوسرائے، جموئی، ویشالی، مغربی چمپارن اور سارن اضلاع میں بھی کورونا مثبت کیسیز میں اضافہ ہوا ہے، ان اضلاع میں یہ پابندیاں لاگو ہوں گی، 26 نومبر کو لئے گئے فیصلے کے مطابق ان اضلاع میں نجی اور تجارتی گاڑیوں پر صرف آدھے مسافر بیٹھیں گے، پٹنہ میں عوامی بس اور آٹو میں بھیڑ دیکھنے کو مل رہی تھی، ان پر فوری اثر کے ساتھ پابندی عائد کر دی گئی ہے۔

مہنگا ہو گیا رسوئی گیس سلینڈر

ملک بھر میں بڑھتی مہنگائی کے بیچ سرکاری تیل کمپنیوں نے رسوئی گیس کی قیمتوں میں بھی اضافہ کر دیا ہے، سی این بی سی سے ملی جانکاری کے مطابق رسوئی گیس سلینڈر 50 روپئے مہنگا ہو جائے گا، ایل پی جی گیس سلینڈر کی نئی قیمتیں 2/دسمبر سے نافذ ہو گئی ہیں، 19 کلو والے سلینڈر میں 55 روپئے کا اضافہ ہوا ہے، ملک کے دارالحکومت دہلی میں سلینڈر کی قیمت میں 50 روپئے کا اضافہ کیا گیا ہے جس کے بعد دلی والوں کو اس سلینڈر کے لئے اب 644 روپئے خرچ کرنے ہوں گے۔ (نیوز 18 اردو)

بی جے پی کرناٹک اسمبلی میں لو جہاد بل لائے گی

بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے کرناٹک کے صدر نلین کمار کٹیل نے کہا کہ بی جے پی آئندہ اسمبلی اجلاس میں ''لو جہاد'' بل پیش کرنے کی کوشش کرے گی، مسٹر کٹیل نے پارٹی کے گرام سوراج اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت گائے کو قتل کرنے پر پابندی سے متعلق بل پھر سے پیش کرے گی، انہوں نے کہا کہ بی جے پی کے لیڈر ریاست میں 'شادی کے لئے جبراً مذہب تبدیلی پر روک لگانے کے لئے قانون بنانے کی کوشش میں مصروف ہے۔ (یو این آئی ۲۹/نومبر)

خواتین ججوں کی تعداد بڑھانے کی وکالت

اٹارنی جنرل کے وینو گوپال نے خواتین پر بڑھتے تشدد کے واقعات کو روکنے کے لئے عدالتوں میں خاتون ججوں کی تعداد بڑھانے کی وکالت کی ہے، مسٹر وینو گوپال نے مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کے فیصلہ کے خلاف دائر درخواست میں اپنے تحریری حلف نامے میں عدالتوں میں خواتین کی تعداد بڑھانے کی وکالت کی ہے، انہوں نے کہا کہ عدلیہ میں خواتین کی نمائندگی کو بہتر بنانے سے جنسی تشدد سے متعلق کیسز میں زیادہ متوازن اور بااختیار انداز اختیار کیا جا سکے گا، انہوں نے کہا ''عدالتوں میں خاتون ججوں کی تعداد ان کے حقوق کا خیال رکھا جانا چاہئے، تاکہ خواتین کے خلاف ہونے والے جرائم اور ان سے متعلق مقدمات پر سختی سے کارروائی کی جا سکے''۔ (یو این آئی ۲/دسمبر)

گنگا پر نئے پل کی ہوگی تعمیر

گنگا ندی پر ایک اور پل تعمیر ہونے جا رہا ہے، اس پل کی تعمیر سے بیگوسرائے، لکھی سرائے، مونگیر، بھاگلپور اور سمستی پور سے پٹنہ آمد و رفت میں کافی سہولت ہوگی۔ مرکزی حکومت کی ہدایت پر تھیم انجینئرنگ سروسز پرائیوٹ لمیٹڈ کو پل کی تعمیر کا کام سونپا گیا ہے، گنگا ندی پر تعمیر کیا جانے والا یہ پل این ایچ 31 اور این ایچ 80 کو جوڑے گا، پل کی تعمیر کے ساتھ بہار کو جھارکھنڈ، مغربی بنگال اور اڈیشہ سے بھی ایک نیا راستہ ملے گا۔

Volume:60/70,Issue:48 Printed & Published by Sohail Ahmad Nadwi, on behalf of Imarat Shariah Phulwari Sharif, Patna, Printed at Azimabad Printers, R.C.F./105, Ground Floor, B.H. Colony, Bhootnath Road, Kankarbagh, Patna-800026 and Published from Naqueeb Office Imarat Shariah, Phulwari Sharif, Patna-801505, Editior: (Mufti) Mohammad Sanaul Hoda (Quasmi)

آساں نہیں انصاف کی زنجیر ہلانا
دنیا کو جہانگیر کا دربار نہ سمجھو
(اختر بستوی)

LEADING URDU JOURNAL OF IMARAT SHARIAH
BIHAR ODISHA & JHARKHAND
NAQUEEB WEEKLY
PHULWARI SHARIF,PATNA 801505
SSPOS PATNA Regd.No.PT 14-6-18-20
R.N.I.N.Delhi,Regd No-BIHURD/4136/61

ملک سنگین خطرات سے دوچار

ملک کدھر جارہاہے اور کیا ہورہاہے، یہ کسی کی سمجھ میں آتا ہوتو ہو ہماری سمجھ میں تو نہیں آتا ہے، ہم وہ دیکھ رہے ہیں جو آزادی کے بعد کبھی نہیں دیکھا تھا، بلکہ یہ تصور بھی نہیں کیا تھا کہ یہ سب واقعے ملک میں رونما ہوں گے، پہلے حیرانی ہوئی تھی، اب تھک کر حیرانی نے بھی حیران ہونا بند کردیا ہے۔

یوپی کے مسلمانوں نے شہریت ترمیمی قانون کے خلاف احتجاجی جلوس نکالے، اس میں فرقہ پرست عناصر نے توڑ پھوڑ کی، الزام مسلمانوں کے سر آیا، توڑ پھوڑ کا مقصد بھی یہی تھا، یوپی سرکار نے توڑ پھوڑ کے لئے ایک سو مسلمانوں پر جرمانہ لگایا، جرمانہ لگانے کا اختیار عدالت کو ہے سرکار کو نہیں ہے، وصولی کے لئے یوپی سرکار نے ایک سو مسلمانوں کی تصویر، پتہ اور فون نمبر کے ساتھ بڑے بڑے ہورڈنگس جگہ جگہ لگادیئے، الہ آباد ہائی کورٹ نے اس کا ازخود نوٹس لیا وریوپی سرکار سے کہا کہ اس طرح کی کاروائی غیر قانونی ہے، سرکار فوراً ہورڈنگس ہٹالے، یوپی سرکار نے الہ آباد ہائی کورٹ سے کہا کہ حکومت ان کے خلاف سخت کاروائی کرنا چاہتی ہے، اس لئے عدالت اس معاملے میں کچھ نہ بولے، دنیا کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہوگا، جب ایک آئینی عدالت سرکار سے کہے کہ وہ غیر قانونی حرکت سے باز آئے اور سرکار کا جواب یہ ہوکہ وہ غیر قانونی حرکت کرے گی عدالت اس میں دخل اندازی نہ کرے، یوپی سرکار حکم کے خلاف سپریم کورٹ گئی، قابل احترام عدالت نے بھی کہا کہ یوپی سرکار کی کاروائی غیر قانونی ہے، لیکن ہورڈنگس ہٹانے کا حکم نہ دے کر تاریخ دے دی گئی پھر کیا ہوا یہ معلوم نہیں۔

دہلی میں فرقہ وارانہ فساد ہوا، میڈیا نے بی جے پی لیڈر کپل مشرا کو فساد بھڑکانے کا ذمہ دار قرار دیا، دہلی پولیس نے اسے گرفتار نہیں کیا (دہلی پولیس ریاستی حکومت نہیں بلکہ وزیر داخلہ امیت شاہ کی ماتحت ہے) ایک سابق آئی اے ایس افسر ہرش مندر نے کپل مشرا کی گرفتاری کے لئے دہلی ہائی کورٹ میں معاملہ درج کیا، ہائی کورٹ کے معزز جج نے مرکزی حکومت اور دہلی پولیس کے وکیل سے پوچھا کہ کپل مشرا کو اب تک گرفتار کیوں نہیں کیا گیا تو جواب دیا گیا کہ مناسب وقت کا انتظار کیا جارہا ہے، فاضل جج نے عدالت میں کپل مشرا کی تقریر کا آڈیو سنا کر کہا کہ اب مناسب وقت کب آئے گا، کپل مشرا کو کل ہر حال میں گرفتار کیا جائے، کپل مشرا کی گرفتاری کیا ہوئی کہ رات کے بارہ بجے جج صاحب ہی کا تبادلہ پنجاب ہریانہ ہائی کورٹ میں کردیا گیا، ہرش مندر سپریم کورٹ گئے وہاں کیا ہوا ہم نہیں جانتے ہیں، ہاں! یہ ضرور جانتے ہیں کہ کپل مشرا کو گرفتار نہیں کیا گیا اور دہلی پولیس نے پندرہ ہزار صفحات سے زیادہ چارج شیٹ داخل عدالت کیا ہے اس میں کپل مشرا کا نام کہیں نہیں ہے صرف ''ملزم'' مسلمانوں کے نام ہیں۔

ارنب گوسوامی نام کے ایک ٹی وی صحافی کو بمبئی پولیس نے گرفتار کیا، نچلی عدالت نے اس کی عرضی برائے ضمانت مسترد کردی تو وہ بمبئی ہائی کورٹ گیا اس نے دوروز بعد معاملے کی سماعت کی تاریخ مقرر کی، ارنب گوسوامی دوروز انتظار کرنے کے بجائے سپریم کورٹ پہنچ گیا، قابل احترام عدالت نے یہ نہیں کہا کہ وہ ہائی کورٹ کے فیصلے کا انتظار کرے اگر وہاں فیصلہ خلاف آتا ہے تب سپریم کورٹ آئے۔ معزز عدالت نے ارنب گوسوامی کو آن کی آن میں ضمانت دیتے ہوئے کہا کہ سپریم کورٹ کا فرض ہے کہ وہ لوگوں کی آزادی کی حفاظت کرے، اس لئے وہ نہیں چاہتا ہے کہ ارنب گوسوامی کی آزادی میں دوروز کی دیر ہو، قابل احترام سپریم کورٹ نے جو فیصلہ کیا وہ قانون کے مطابق ہی ہوگا، اتفاق سے ایک اور ٹی وی صحافی کا معاملہ سپریم کورٹ پہنچا لیکن اس صحافی کا نام ارنب گوسوامی نہیں بلکہ محمد صدیقی ہے، صدیقی دلت لڑکی کے معاملے کی رپورٹنگ کرنے ہاتھرس جارہے تھے کہ یوپی پولیس نے انہیں گرفتار کرکے ان پر دیش دروہ اور غیر ملک سے پیسہ لاکر دہلی میں فساد کرانے کا سنگین الزام لگادیا، جیل میں ان کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا ہوگا اس کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ جیل کے ذمہ داروں نے نہ انہیں ان کے گھروالوں سے ملنے دیا اور نہ ہی ان کے وکیل کو ملنے کی اجازت دی گئی، سپریم کورٹ میں صدیقی کے وکیل نے ہیبیس کارپس کیس کیا یعنی صدیقی کو عدالت میں حاضر کیا جائے، معزز چیف جسٹس سپریم کورٹ نے پوچھا کہ ہائی کورٹ کیوں نہیں گئے اس کے بعد یوپی سرکار کو نوٹس جاری کرکے آئندہ سماعت کے لئے تاریخ دے دی، ارنب گوسوامی کا کیس ہائی کورٹ میں زیر سماعت تھا پھر بھی سپریم کورٹ نے ضمانت دے دی کہ عدالت دودن انتظار نہیں کرسکتی لیکن صدیقی کا معاملہ جو سپریم کورٹ میں آیا اسے مشورہ دیا جارہا ہے کہ ہائی کورٹ کیوں نہیں گئے یہاں دوروز کی بات نہ کہہ کر یوپی سرکار کو نوٹس جاری کردیا گیا، کوئی بتلاؤ کے ہم کیا ہمیں سمجھیں!۔

دنیا کے مشہور ''موقر اور معتبر میگزین The Economist کے تازہ شمارہ (28 نومبر) کی کور اسٹوری ہندوستان ہی کے بارے میں ہے، ارنب گوسوامی کو انتہائی جلد بازی میں ضمانت دیے جانے پر رسالہ حیرت کا اظہار کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ سپریم کورٹ نے ارنب گوسوامی کی عرضی ضمانت پر فوراً سماعت کی جب کہ دوسری عدالتوں میں ساٹھ ہزار سے زائد ضمانتوں کے معاملے پڑے ہوئے ہیں، جموں وکشمیر کے ساڑھے پانچ سو لوگوں کی ہیبیس کارپس درخواستیں سپریم کورٹ میں سماعت کا انتظار کررہی ہیں، رسالے نے اپنے اعتراض میں کہا ہے کہ سپریم کورٹ آئینی معاملات کی بھی سماعت ٹالتا رہتا ہے، سیاسی پارٹیوں کو چندہ دینے والے الیکشن باؤنڈ، شہریت ترمیمی قانون کے خلاف 140 درخواستوں اور جموں وکشمیر کو مرکز کی حکمرانی والا علاقہ بنانے کے خلاف معاملات کی سماعت سپریم کورٹ برابر ٹال رہا ہے، رسالے نے سپریم کورٹ کے سابق جج اجیت پرکاش شاہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ ''نریندر مودی سرکار نے نجی آزادی کو بہت زیادہ نقصان پہونچایا ہے، لیکن عدالتیں خاص کر سپریم کورٹ سرکار کے پرتشدد اور اندھادھند طریقے سے مخالفوں کو کچلنے کے طریقے پر خاموش تماشائی بنا ہوا ہے'' رسالے کے مطابق آکسفورڈ یونیورسیٹی کے شعبہ قانون کے ڈین ترونام کھتیان کا کہنا ہے کہ ایمرجنسی میں خطرہ ایک دم واضح تھا، اب ہم بھیڑ کو بھیڑئے کی شکل میں دیکھ رہے ہیں۔ ملک آہستہ آہستہ ڈکٹیٹر شپ کی طرف بڑھ رہا ہے، ہم ایک پارٹی کی حکومت کے علاوہ ایک آدمی کی حکومت دیکھ رہے ہیں، رپورٹ کے آخر میں The Economist اپنی رائے دیتا ہوا لکھتا ہے کہ نریندر مودی کی قیادت میں بی جے پی نے عدالتوں سمیت تمام آئینی اداروں پر قبضہ کرلیا ہے الیکشن کمیشن بھی حکمراں پارٹی کے دباؤ میں ہے، ملک پر ایک پارٹی کا سامراج قائم ہونے کا اندیشہ ہے۔

رسالے کی رائے کہاں تک صحیح ہے یہ کہنا مشکل ہے، بہت کچھ ہم دیکھ بھی رہے ہیں اور مزید دیکھیں گے اس کے امکان سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے۔

(بشکریہ روزنامہ فاروقی تنظیم، پٹنہ، یکم دسمبر ۲۰۲۰ء)

جمہوری حقوق کے لیے لائحہ عمل تیار کریں

ہمیں مثبت حکمت عملی کے ساتھ آگے بڑھنا ہے، اپنے جمہوری حقوق کے لیے لائحہ عمل تیار کرنا ہے، ہمیں اپنے سماج کے مزاج کو بدلنے کی پالیسی بنانی ہے، ہمیں اندھی حمایت اور روایتی وابستگی سے باہر نکلنا ہوگا، ہماری ذمہ داری ہے کہ سیاسی استحصال کرنے والوں کو پہچانیں، اپنے اندر شعور وآگہی پیدا کریں، اور کلمہ واحدہ کی بنیاد پر جینے کا مزاج پیدا کریں۔

مسلک راہ عمل ہے، یہ دینی راہ ہے، یہ اختلاف اور ٹکراؤ کا ذریعہ نہیں ہے، ہم نے اس دینی راہ کو اختلاف وانتشار کا ذریعہ بنا رکھا ہے۔ اسلام نے دوسرے مذاہب کے قدر مشترک کو آواز دی ہے، کیا شہنشاہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ان کے نام لیوا تھوڑے سے مسلکی اختلاف کو ایک واضح دائرہ میں نہیں رکھ سکتے؟ اور آپس میں بھائی بھائی بن کر نہیں رہ سکتے۔

(مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی صاحب رحمانی امیر شریعت امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ)

نقیب کے خریداروں سے گذارش

اگر اس O دائرہ میں سرخ نشان ہے، تو اس کا مطلب ہے کہ آپ کی خریداری کی مدت ختم ہوگئی ہے۔ براہ کرم فوراً آئندہ کے لیے سالانہ زر تعاون ارسال فرمائیں، اور منی آرڈر کوپن پر اپنا خریداری نمبر ضرور لکھیں، موبائیل یا فون نمبر اور پتے کے ساتھ پن کوڈ بھی لکھیں۔ مندرجہ ذیل اکاؤنٹ نمبر پر ڈائرکٹ بھی سالانہ یا ششماہی زر تعاون اور بقایہ جات بھیج سکتے ہیں، رقم بھیج کر درج ذیل موبائل نمبر پر خبر کردیں۔

A/C Name: THE NAQUEEB, A/C No: 10331726168
Bank: SBI, Branch J.C. Road, Patna, IFSC Code: SBIN0001233
رابطہ اور واٹس آپ نمبر Mobile: 9576507798

نقیب کے شائقین کے لئے خوشخبری ہے کہ اب نقیب مندرجہ ذیل سوشل میڈیا اکاؤنٹس پر آن لائن بھی دستیاب ہے۔
Facebook Page: http//@imaratshariah
Telegram Channel: https://t.me/imaratshariah

اس کے علاوہ امارت شرعیہ کے آفیشل ویب سائٹ www.imaratshariah.com پر بھی لاگ ان کرکے نقیب سے استفادہ کرسکتے ہیں۔ مزید مفید دینی معلومات اور امارت شرعیہ سے متعلق تازہ خبریں جاننے کے لئے امارت شرعیہ کے ٹویٹر اکاؤنٹ imaratshariah@ کو فالو کریں۔

(مینیجر نقیب)

WEEK ENDING-07/12/2020, Fax : 0612-2555280, Phone:2555351,2555014,2555668, E-mail: naqueeb.imarat@gmail.com, Web. www.imaratshariah.com,
نقیب قیمت فی شمارہ -/6 روپے ششماہی -/200 روپے سالانہ -/300 روپے